

# Globethics Repository

The logo for Globethics, featuring the word "Globethics" in white, sans-serif font centered within a solid blue rectangular background.

## Al-Bayan fi rahmat al-Mannan

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see <https://www.globethics.net>. Data and content policy of Globethics Repository see <https://repository.globethics.net/pages/policy>.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Minhajul Quran Press
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-06-15 20:27:50
Link to Item	<a href="http://hdl.handle.net/20.500.12424/187246">http://hdl.handle.net/20.500.12424/187246</a>

# الْبَيِّنَاتُ فِي رَحْمَةِ الْمَلَكَاتِ

رحمتِ الہی پر ایمان افروز احادیث مبارکہ

سیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری



منہاج القرآن پبلیکیشنز

# الْبَيَانُ

فِي

## رَحْمَةِ الْمَنَّانِ وَعَجَلِكُ

﴿رحمتِ الہی پر ایمان آفروز احادیثِ مبارکہ﴾

معاونِ تخریج:

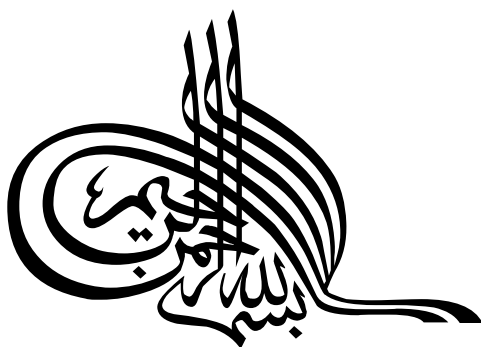
حافظ ظہیر احمد الاسنادی

### منہاج القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

[www.Minhaj.org](http://www.Minhaj.org) - [sales@Minhaj.org](mailto:sales@Minhaj.org)



مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا  
عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ  
وَالطُّفُفُ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ اِنَّ لَهُ  
صَبْرًا مَّتَى تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ يَنْهَزِمُ

﴿ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴾

حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے۔) ۱-۳-۸۰/ پی آئی  
وی، مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومت بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸-۴-۲۰ جنرل  
و ایم ۴/ ۹۷۰-۷۳، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ  
کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷-این۔۱ / اے ڈی (لابریری)، مؤرخہ ۲۰ اگست  
۱۹۸۶ء؛ اور حکومت آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ  
۶۳-۸۰۶۱ / ۹۲، مؤرخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی  
تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

## جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	الْبَيَانُ فِي رَحْمَةِ الْمَنَّانِ وَعَجَلِك
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاون تخریج	:	حافظ ظہیر احمد الاسنادی
زیر اہتمام	:	فرید ملّت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اشاعت اول	:	مارچ 2009ء
تعداد	:	1,100
قیمت	:	95/- روپے



نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریک منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔  
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

[fmri@research.com.pk](mailto:fmri@research.com.pk)

# فہرست

الصفحة	الأبواب	الرقم
۹	بَابُ فِي أَنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ تَعَالَى غَالِبَةٌ عَلَى غَضَبِهِ ﴿اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اُس کے غضب پر غالب ہونا﴾	. ۱
۲۷	بَابُ فِي أَنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مِائَةَ رَحْمَةٍ وَأَنَّهُ ذَخِرَ تَسْعَةً وَتِسْعِينَ مِنْهَا لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴿اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سو حصے ہیں جن میں سے ناناؤں حصے اس نے قیامت کے دن کے لئے محفوظ رکھے ہیں﴾	. ۲
۳۷	بَابُ فِي أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُدْخِلُ مِنْ أُمَّةٍ حَبِيبَهُ ﷺ الْجَنَّةَ سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ وَمَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا	. ۳

الصفحة	الأبواب	الرقم
	﴿اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم ﷺ کی اُمت میں سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل فرمائے گا اور ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار ہوں گے﴾	
۴۹	بَابٌ فِي أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُدْخِلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿اللہ تعالیٰ ستر ہزار افراد کو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل فرمائے گا اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار مزید ہوں گے﴾	۴
۵۵	بَابٌ فِي مُضَاعَفَةِ اللَّهِ تَعَالَى رَحْمَتَهُ لِعِبَادِهِ فِي جَزَاءِ الْحَسَنَاتِ وَتَجَاوُزِهِ عَنِ الْخَوَاطِرِ وَالسَّيِّئَاتِ ﴿اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کی نیکیوں کا اجر دوگنا کرنے اور ان کے وساوس اور گناہوں سے درگزر کرنے کا بیان﴾	۵

الصفحة	الأبواب	الرقم
۶۲	بَابٌ فِي نُزُولِهِ تَعَالَى إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا وَنَدَائِهِ لِلْعِبَادِ ﴿اللہ تعالیٰ کا آسمان دنیا پر نزول فرمانے اور اپنے بندوں کو نداء دینے کا بیان﴾	. ۶
۷۲	بَابٌ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى لِجَمِيعِ الْخَلْقِ حَتَّى الْعَصَاةِ وَالْمُذْنِبِينَ ﴿تمام مخلوق یہاں تک کہ عاصیوں اور گنہگاروں کے لئے بھی رحمتِ الہی کا بیان﴾	. ۷
۹۸	مصادر التخریج	﴿

## بَابُ فِي أَنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ تَعَالَى غَالِبَةٌ عَلَى غَضَبِهِ

﴿ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اس کے غضب پر غالب ہونا ﴾

۱/۱ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ وَهُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ وَضَعُ عِنْدَهُ عَلَى الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اس نے اپنی کتاب میں لکھا اور وہ اپنی ذات کے متعلق لکھتا ہے جو اُس کے پاس عرش پر رکھی ہوئی ہے کہ میرے غضب پر میری رحمت غالب ہے۔“  
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: ويحدركم الله نفسه، ۶/۲۶۹۴، الرقم: ۶۹۶۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، ۴/۲۱۰۷، الرقم: ۲۷۵۱، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: خلق الله مائة رحمة، ۵/۵۴۹، الرقم: ۳۵۴۳، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما يرجي من رحمة الله يوم القيامة، ۲/۱۴۳۵، الرقم: ۴۲۹۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۴/۴۱۷، الرقم: ۷۷۵۱۔

۲/۲ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَمَّا قَصَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي .  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ .

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو عرش کے اوپر اپنے پاس لکھ کر رکھ لیا: بے شک میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی ہے۔“ اسے امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۳/۳ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حِينَ خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي .  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ .  
وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: وكان عرشه على الماء وهو رب العرش العظيم، ۶/۲۷۰۰، الرقم: ۶۹۸۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۴/۴۱۸، الرقم: ۷۷۵۷، والطبراني في مسند الشاميين، ۴/۲۷۵، الرقم: ۳۲۷۰۔

۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: خلق الله مائة رحمة، ۵/۵۴۹، الرقم: ۳۵۴۳، والنسائي في السنن الكبرى، ۴/۴۱۷، الرقم: ۷۷۵۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲/۴۳۳، الرقم: ۳۴۱۹۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۴۳۳، الرقم: ۹۵۹۵۔

تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے دست قدرت سے اپنی ذات کے لئے لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔“

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴/۴ . عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا رَوَى عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: يَا عِبَادِي، إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ. يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ. يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ. يَا عِبَادِي، إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ. يَا عِبَادِي، إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي. يَا عِبَادِي، لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ وَأَنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى اتَّقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا. يَا عِبَادِي، لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ وَأَنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ

۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب:

تحريم الظلم، ۴/۱۹۹۴، الرقم: ۲۵۷۷، والترمذي في السنن،

كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: منه،

۴/۶۵۶، الرقم: ۲۴۹۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۷۲، الرقم:

۲۹۵۵۷، وعبد الأعلى بن مسهر في نسخة أبي مسهر، ۱/۲۳،

الرقم: ۱-

رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا. يَا عَبَادِي، لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ  
وَأَخْرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجَنَّتُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ  
كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمَخِيطُ  
إِذَا أُذْخِلَ الْبَحْرَ. يَا عَبَادِي، إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ  
إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيُحْمِدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا  
نَفْسَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ ﷻ سے یہ روایت کیا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے اور میں نے تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام کر دیا، لہذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو، اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو، سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں، سو تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تمہیں ہدایت دوں گا، اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھانا کھلاؤں، پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تمہیں کھلاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب بے لباس ہو سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں، لہذا تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا، اے میرے بندو! تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخشا ہوں، تم مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تمہیں بخش دوں گا، اے میرے بندو! تم کسی نقصان کے مالک نہیں ہو کہ مجھے نقصان پہنچا سکو اور تم کسی نفع کے مالک نہیں کہ مجھے نفع پہنچا سکو، اے میرے بندو! اگر تمہارے اول اور آخر اور تمہارے انسان اور جن تم میں سے سب سے زیادہ متقی شخص کی طرح ہو جائیں تو میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں کر سکتے اور اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر اور تمہارے انسان اور جن تم میں

سب سے زیادہ بدکار شخص کی طرح ہو جائیں تو میری بادشاہت سے کوئی چیز کم نہیں کر سکتے۔ اور اے میرے بندو! اگر تمہارے اول اور آخر اور تمہارے انسان اور جن کسی ایک جگہ کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کا سوال پورا کر دوں تو جو کچھ میرے پاس ہے اس سے صرف اتنا کم ہوگا جس طرح سوئی کو سمندر میں ڈال کر (نکالنے سے) اس میں کمی ہوتی ہے، اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لئے جمع کر رہا ہوں، پھر میں تمہیں ان کی پوری پوری جزا دوں گا، پس جو شخص خیر کو پائے وہ اللہ کی حمد کرے اور جسے خیر کے سوا کوئی چیز (مثلاً آفت یا مصیبت) پہنچے وہ اپنے نفس کے سوا اور کسی کو ملامت نہ کرے۔“

اسے امام مسلم، ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۵/۵ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا وَرَبَّمَا قَالَ: أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ وَرَبَّمَا قَالَ: أَصَبْتُ فَاعْفُرْ لِي فَقَالَ رَبُّهُ: أَعْلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ، أَذْنَبْتُ أَوْ أَصَبْتُ آخَرَ فَاعْفُرْهُ فَقَالَ: أَعْلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ

۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى يريدون أن يبدلوا كلام الله، ۶/۲۷۲۵، الرقم: ۶۸، ۷۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۴۰۵، الرقم: ۹۲۴۵، والحاكم في المستدرک، ۴/۲۷۰، الرقم: ۷۶۰۸، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰/۱۸۸، الرقم: ۲۰۵۵۳، وأيضاً في الأربعون الصغرى، ۱/۳۰، الرقم: ۹۔

الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَتْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا  
وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَابَ ذَنْبًا قَالَ: قَالَ: رَبِّ، أَصَبْتُ أَوْ قَالَ: أَذْنَبْتُ آخَرَ  
فَاغْفِرْهُ لِي فَقَالَ: أَعْلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ  
لِعَبْدِي ثَلَاثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی نے گناہ کیا (راوی نے کبھی یہ الفاظ کہے کہ ایک شخص سے گناہ سرزد ہوا) تو وہ عرض گزار ہوا: اے میرے رب! میں گناہ کر بیٹھا (کبھی یہ الفاظ کہے کہ مجھ سے گناہ ہو گیا) پس تو مجھے بخش دے۔ چنانچہ اُس کے رب نے فرمایا: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا اور ان کے باعث مواخذہ کرتا ہے، لہذا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ گناہ سے باز رہا، پھر اُس نے گناہ کیا (یا اس سے گناہ سرزد ہو گیا) تو اس نے عرض کیا: اے میرے رب! میں گناہ کر بیٹھا (یا مجھ سے گناہ ہو گیا) پس مجھے بخش دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا اور ان کے باعث مواخذہ کرتا ہے، پس میں نے اپنے بندے کو پھر بخش دیا۔ پھر وہ ٹھہرا رہا جب تک اللہ نے چاہا، پھر اس نے گناہ کیا (اور کبھی یہ کہا کہ مجھ سے گناہ ہو گیا)۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ پھر عرض گزار ہوا: اے رب! مجھ سے گناہ ہو گیا یا میں پھر گناہ کر بیٹھا، پس تو مجھے بخش دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا اور ان کے سبب پکڑتا ہے، لہذا میں نے اپنے بندے کو تیسری دفعہ بھی بخش دیا پس جو چاہے کرے۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۶/۶ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ فِيَمَا يُحْكِي عَنْ رَبِّهِ ﷻ قَالَ: أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: عَبْدِي أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدٌ الْأَعْلَى: لَا أَذْرِي أَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ: اعْمَلْ مَا شِئْتَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَانَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے رب ﷻ سے روایت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ایک بندے نے گناہ کیا پھر (بارگاہ الہی میں) عرض کیا: اے اللہ! میرے گناہ کو بخش دے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا ہے اور اُسے یقین ہے کہ اس کا رب گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے، (سو اللہ تعالیٰ اُسے بخش دیتا ہے) پھر دوبارہ وہ بندہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے:

۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: قبول التوبة من الذنوب، ۴/۲۱۱۲، الرقم: ۲۷۵۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۴۹۲، الرقم: ۱۰۳۸۴، وابن حبان في الصحيح، ۲/۳۹۲، الرقم: ۶۲۵، وأبو يعلى في المسند، ۱۱/۴۰۸، الرقم: ۶۵۳۴، والحاكم في المستدرک، ۴/۲۷۰، الرقم: ۷۶۰۸، وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين۔

اے میرے رب! میرا گناہ معاف کر دے، اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے گناہ کیا ہے اور اُسے یقین ہے کہ اس کا رب گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے، (سو وہ اُسے پھر بخش دیتا ہے) وہ بندہ پھر گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے: اے میرے رب! میرے گناہ کو معاف کر دے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کیا ہے اور اسے یقین ہے کہ اس کا رب گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر مواخذہ بھی کرتا ہے (سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) تم جو چاہو کرو، میں نے تمہاری مغفرت کر دی، راوی حدیث عبد اللہ نے کہا مجھے یاد نہیں آپ نے تیسری یا چوتھی بار فرمایا تھا: جو چاہو کرو۔“

اسے امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۷/۷ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اِشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ ﷻ: أَخْرَجُوهُمَا فَلَمَّا أُخْرِجَا قَالَ لَهُمَا: لِأَيِّ شَيْءٍ اِشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا؟ قَالَا: فَعَلْنَا ذَلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ: إِنَّ رَحْمَتِي لَكَمَا أَنْ تَنْطَلِقَا فِتْلَقِيَا أَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيَنْطَلِقَانِ فَيُلْقِي أَحَدُهُمَا نَفْسَهُ فَيَجْعَلُهَا عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا وَيَقُومُ الْآخَرُ فَلَا يُلْقِي نَفْسَهُ فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ ﷻ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تُلْقِي نَفْسَكَ كَمَا أَلْقَى صَاحِبُكَ؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا تُعِيدَنِي فِيهَا بَعْدَ مَا أَخْرَجْتَنِي فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ: لَكَ رَجَاؤُكَ فَيَدْخُلَانِ جَمِيعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ.

۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة جهنم عن رسول الله ﷺ،

باب: منه، ۷/۱۴، الرقم: ۲۵۹۹، وابن المبارك في المسند،

الرقم: ۶۸/۱ -

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم میں داخل ہونے والوں میں سے دو آدمی زور زور سے چلانے لگیں گے۔ اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ ان دونوں کو نکالو۔ انہیں نکالا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا: تم لوگ اتنا کیوں چیخ رہے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم نے یہ اس لئے کیا ہے تاکہ تو ہم پر رحم فرمائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری تم لوگوں پر رحمت یہی ہے کہ جاؤ اور دوبارہ خود کو دوزخ میں ڈال دو۔ وہ دونوں جائیں گے اور (ان میں سے) ایک اپنے آپ کو دوزخ میں ڈال دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو سرد اور سلامتی والی بنا دے گا۔ دوسرا وہیں کھڑا رہے گا اور اپنے آپ کو جہنم میں نہیں ڈالے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا: تجھے کس چیز نے روکا کہ تو بھی اپنے آپ کو اسی طرح ڈالتا جس طرح تیرے ساتھی نے ڈالا۔ وہ کہے گا: اے رب! مجھے اُمید ہے کہ تو ایک مرتبہ دوزخ سے نکالنے کے بعد دوبارہ نہیں لوٹائے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا: تیرے ساتھ تیری اُمید کے مطابق معاملہ ہوگا۔ پس دونوں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔“

اسے امام ترمذی اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔

۸/۸ . عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: يَا عِبَادِيَ كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْلُونِي الْهُدَى أَهْدِكُمْ. وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَعْنَيْتُ فَاسْلُونِي أَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرْنِي غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أَبَالِي

۸: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: منه، ۶۵۶/۴، الرقم: ۲۴۹۵، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ۱۴۲۲/۲، الرقم: ۴۲۵۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۵۴/۵، الرقم: ۲۱۴۰۵۔

وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَتَقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَشَقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أَمْنِيَّتُهُ فَأَعْطِيَتْ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا سَأَلَ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَعَمَسَ فِيهِ إِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا إِلَيْهِ. ذَلِكَ بَانِي جَوَادٍ مَا جِدَّ أَفْعَلٌ مَا أُرِيدُ عَطَائِي كَلَامٌ وَعَذَابِي كَلَامٌ إِنَّمَا أَمْرِي لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُهُ أَنْ أَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم سب بھٹکے ہوئے ہو مگر جسے میں ہدایت دوں (وہ ہی ہدایت یافتہ ہے) پس مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہاری راہ نمائی کروں گا، تم سب محتاج ہو مگر جسے میں نے مالدار کیا (وہ ہی امیر ہے) پس مجھ سے اپنا رزق مانگو میں تمہیں رزق دوں گا۔ تم سب گنہگار ہو مگر جسے میں معافی دوں پس جسے معلوم ہے کہ میں بخشنے پر قادر ہوں وہ مجھ سے بخشش مانگے میں بخش دوں گا اور مجھے اس کی پرواہ نہیں اور اگر تمہارے پہلے، پچھلے، زندہ، مردہ اور تر و خشک سب کے سب میرے بندوں میں سے بڑے پرہیزگار بندے کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں چھڑکے پر کے برابر بھی کمی نہیں کر

سکیں گے۔ اگر تمہارے اول، آخر، جن، انسان، زندہ، مردہ اور تر و خشک ایک زمین میں جمع ہو جائیں پھر ہر انسان اپنی آرزو کے مطابق سوال کرے اور میں ہر سائل کو اُس کی خواہش کے مطابق دوں تو بھی میری حکومت و سلطنت میں کچھ کم نہ ہوگا مگر اتنا کہ اگر تم میں سے کوئی سمندر کے پاس سے گزرے اور اس میں سوئی ڈال کر پھر اسے اپنی طرف اٹھا لے۔ یہ اس لئے کہ میں تخی ہوں، بزرگی والا ہوں، جو چاہتا ہوں کرتا ہوں، میرا عطا کرنا بھی (محض) کہنا (حکم دینا) ہے اور میرا عذاب بھی ایک کلام (حکم) ہی ہے۔ میرا حکم کسی چیز کے لئے یہ ہے کہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں تو اسے کہتا ہوں: ”ہو جا“ پس وہ ہو جاتا ہے۔“

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۹/۹ . عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أَبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ، لَوْ بَلَغْتُ ذُنُوبَكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أَبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقَيْتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَا تَبْتَكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ.

۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل التوبة والاستغفار، ۵/۵۴۸، الرقم: ۳۵۴۰، والطبراني في المعجم الأوسط، ۴/۳۱۵، الرقم: ۴۳۰۵، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲/۲۳۱۔

وَقَالَ: أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا اور اُمید رکھتا رہے گا، میں تیرے گناہ بخشتا رہوں گا چاہے تجھ میں کتنے ہی گناہ ہوں مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے انسان! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے انسان! اگر تو زمین بھر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے لیکن تو نے شرک نہ کیا ہو تو میں تجھے اس کے برابر بخشش عطا کروں گا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰/۱۰ . عَنْ حُدَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: إِنَّ مَعَ الدَّجَالِ إِذَا خَرَجَ مَاءٌ وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسَ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسَ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ قَالَ حُدَيْفَةُ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَاهُ الْمَلِكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقِيلَ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ: مَا أَعْلَمُ قِيلَ لَهُ: انْظُرْ قَالَ: مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أَبَايَعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَارِيهِمْ فَانْظُرُ الْمُؤَسَّرَ وَاتَّجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ:

۱۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: أحاديث الأنبياء، باب: ما ذكر عن بني إسرائيل، ۱۲۷۲/۳، الرقم: ۳۲۶۶، وأيضاً في كتاب: البيوع، باب: من أنظر موسراً، ۷۳۱/۲، الرقم: ۱۹۷۱۔

إِنَّ رَجُلًا حَضَرَ الْمَوْتَ فَلَمَّا يَبَسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطْبًا كَثِيرًا وَأَوْقِدُوا فِيهِ نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلْتُ لَحْمِي وَخَلَصْتُ إِلَى عَظْمِي فَاْمْتَحِشْتُ فَخَذُّوْهَا فَاطْحِنُوْهَا ثُمَّ انْظُرُوا يَوْمًا رَاحًا فَادْرُوْهُ فِي الْيَمِّ، فَفَعَلُوا، فَجَمَعَهُ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ قَالَ عَقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو: وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَاكَ وَكَانَ نَبَاشًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: دجال کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ بھی۔ پس جسے لوگ دیکھیں گے کہ یہ آگ ہے وہ حقیقت میں ٹھنڈا پانی ہوگا اور جسے لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی۔ پس جو کوئی تم میں سے اس کے ہتھے چڑھ جائے تو وہ اُس کی آگ میں چلا جائے کیونکہ وہ بیٹھا اور ٹھنڈا پانی ہوگا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: گذشتہ زمانوں کے کسی آدمی کے پاس ملک الموت اُس کی روح قبض کرنے آیا تو اس سے پوچھا: کیا تجھے اپنی کوئی نیکی معلوم ہے؟ وہ کہنے لگا کہ میرے علم میں تو کوئی نہیں۔ اس سے کہا گیا، ذرا اور توجہ سے دیکھ۔ وہ کہنے لگا کہ میرے علم تو کوئی چیز نہیں سوائے اس کے کہ میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا تو مالدار کو مہلت دے دیا کرتا اور غریب آدمی سے درگزر کرتا رہتا تھا۔ اس نیک عمل کے سبب اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ انہوں نے یہ بھی روایت کی ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ایک آدمی کی جب موت قریب آئی اور اُسے زندگی سے مایوسی ہوگئی تو اس نے اپنے اہل و عیال کو وصیت کی: جب میں مر جاؤں تو میرے لئے بہت سا ایندھن لے کر اس میں آگ لگا دینا۔ جب وہ میرے گوشت کے ساتھ ہڈیوں کو بھی جلا دے تو انہیں جمع کر کے

ہیں لینا اور جس روز تیز ہوا چلے اس روز وہ راکھ کسی دریا میں ڈال دینا۔ اس کے خویش و اقارب نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام اجزا اکٹھے کر کے پوچھا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ جواب دیا: تیرے ڈر سے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی۔ حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے اور وہ آدمی مردے دفنانے کا کام کرتا تھا۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۱۱ . عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ رَغَسَهُ اللَّهُ مَالًا فَقَالَ لِبَنِيهِ لَمَّا حُضِرَ: أَيُّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرِ أَبِي. قَالَ: فَإِنِّي لَمْ أَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ ذَرُونِي فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ اللَّهُ ﷻ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ؟ قَالَ: مَخَافَتِكَ فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهِ.  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جسے اللہ تعالیٰ نے وافر مال عطا فرمایا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو وہ اپنے بیٹوں سے کہنے لگا: میں تمہارا کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے

۱۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: أحاديث الأنبياء، باب: حديث الغار، ۱۲۸۲/۳، الرقم: ۳۲۹۱، وأيضاً في كتاب: الرِّقَاق، باب: الخوف من الله، ۲۳۷۸/۵، الرقم: ۶۱۱۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶۹/۳، الرقم: ۱۱۶۸۲، وأيضاً الرقم: ۱۱۷۵۳، وابن حبان في الصحيح، ۴۱۷/۲، الرقم: ۶۴۹، وأبو يعلى في المسند، ۳۱۴/۲، الرقم: ۱۰۴۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۴۲۳/۱۹، الرقم: ۱۰۲۶۔

جواب دیا، آپ بہت اچھے باپ ہیں۔ کہنے لگا: میں نے نیکی کا کبھی کوئی کام نہیں کیا جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر مجھے پیس ڈالنا اور جس روز تیز ہوا چلے تو میری راکھ کو بھی اڑا دینا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُس کے ذرات کو جمع کر کے دریافت فرمایا: تجھے اس پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ اُس نے جواب دیا: تیرے خوف نے۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنی آغوشِ رحمت میں لے لیا۔“

اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۱۲ . عَنْ حُدَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ لَمَّا آيَسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ: إِذَا مِتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطْبًا كَثِيرًا ثُمَّ أَوْرُوا نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلْتُ لَحْمِي وَخَلَصْتُ إِلَى عَظْمِي فَخَذُّوْهَا فَاطْحِنُوْهَا فَذَرُونِي فِي الْيَمِّ فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَوْ رَاحٍ فَجَمَعَهُ اللَّهُ فَقَالَ: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: خَشَيْتَكَ فَغَفَرَ لَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْبَزَارُ.

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی کی جب موت کا وقت آیا اور وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا تو اُس نے اپنے اہل و عیال کو وصیت کی: جب میں مر جاؤں تو میرے لئے بہت سا

۱۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: أحاديث الأنبياء، باب: حديث الغار، ۱۲۸۳/۳، الرقم: ۳۲۹۲، والبزار في المسند، ۲۴۴/۷، الرقم: ۲۸۲۲، والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۳۰/۵، الرقم: ۷۱۶۰، والعسقلاني في فتح الباري، ۵۲۲/۶، الرقم: ۳۲۹۴، والعيني في عمدة القاري، ۶۲/۱۶، الرقم: ۹۷۴۳، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۵۸۳/۳۔

ایندھن اکٹھا کر کے آگ جلاانا (اور مجھے جلا دینا)، جب آگ میرے گوشت کو جلا کر ہڈیوں تک پہنچ جائے تو میرے جسم کو لے کر پیس ڈالنا اور کسی گرم ترین دن میں یا جس روز تیز ہوا چلے تو میری راکھ کو دریا میں ڈال دینا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کے اجزا کو جمع کیا اور فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اُس نے جواب دیا: محض تجھ سے ڈرتے ہوئے، پس اللہ تعالیٰ نے اُس کی مغفرت فرمادی۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور بزار نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۱۳ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ وَادْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللَّهِ، لَئِنْ قَدَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص، جس نے کوئی نیکی نہیں کی تھی کہا: جب وہ مر جائے تو اُسے جلا دیا جائے، پھر اُس کی آدھی راکھ خشکی میں اور آدھی سمندر میں بہا دی جائے۔ کیونکہ خدا کی قسم، اگر اللہ تعالیٰ نے اُس پر قابو پایا تو ضرور اُسے اتنا عذاب دے گا جتنا ساری دنیا میں کسی کو عذاب نہ دیا ہو گا۔ (سو اُس کے اہل خانہ نے ایسا ہی کیا) پس اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا تو اس نے اس کے سارے ذرے اکٹھے کر دیئے اور خشکی کو حکم دیا تو جو ذرے اس کے اندر تھے اس

۱۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى:

يريدون أن يبدلوا كلام الله، ۶/۲۷۲، الرقم: ۶۷، ۷۰، ومسلم في

الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت

غضبه، ۴/۲۱۰، الرقم: ۲۷۵۶، ومالك في الموطأ، ۱/۲۴۰،

الرقم: ۵۷۰۔

نے جمع کر دیئے پھر اُس سے دریافت فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اُس نے عرض کیا: (اے اللہ!) تو اچھی طرح جانتا ہے، تجھ سے ڈرتے ہوئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُسے بخش دیا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۴/۱۴ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بِنَيْبِهِ فَقَالَ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ ادْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبُحْرِ، فَوَاللَّهِ، لَئِن قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبُنِي عَذَابًا مَا عَذَّبُهُ بِهِ أَحَدًا قَالَ: فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ فَقَالَ لِلْأَرْضِ: أَذِي مَا أَخَذْتِ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ: مَا حَمَلَكَ عَلَيَّ مَا صَنَعْتَ؟ فَقَالَ: حَشِيَّتِكَ يَا رَبِّ أَوْ قَالَ مَخَافَتِكَ فَغَفَرَ لَهُ بِذَلِكَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ایک شخص نے اپنی جان پر زیادتی کی (یعنی زندگی بھر گناہوں میں لت پت رہا)۔ جب اُس کی موت کا وقت آیا تو اُس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا، پھر مجھے راکھ کر کے ہوا اور سمندر میں منتشر کر دینا کیونکہ بخدا اگر میرے رب نے گرفت کی تو وہ مجھے اتنا عذاب دے گا کہ کوئی کسی کو اتنا عذاب نہیں دے سکتا، آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: اُس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو نے (اُس کے

۱۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في سعة رحمة الله

تعالى وأنها سبقت غضبه، ۴/ ۲۱۱۰، الرقم: ۲۷۵۶، وابن ماجه في

السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ۲/ ۱۴۲۱، الرقم: ۴۲۵۵،

وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۲۶۹، الرقم: ۷۶۳۵، وعبد الرزاق

في المصنف، ۱۱/ ۲۸۳، الرقم: ۲۰۵۴۸۔

ذرات میں سے) جو کچھ لیا ہے اُس کو واپس کر دے، وہ شخص (سلامت ہو کر) کھڑا ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تجھ کو اس وصیت پر کس چیز نے برا بیچتے کیا تھا، اُس شخص نے عرض کیا: اے رب! تیری خشیت نے یا اُس نے کہا: اے رب تیرے خوف نے۔ پس اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ، احمد اور عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

۱۵/۱۵ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر مسلمان کو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر سزا ہے تو کوئی بھی اُس کی جنت کی امید نہ رکھتا۔ اگر کافر کو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر رحمت ہے تو کوئی (کافر) بھی اُس کی جنت سے ناامید نہ ہوتا۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، ۴/۲۱۰۹، الرقم: ۲۷۵۵، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: خلق الله مائة رحمة، ۵/۵۴۹، الرقم: ۳۵۴۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۳۴، الرقم: ۸۳۹۶، وأبو يعلى في المسند، ۱۱/۳۹۲، الرقم: ۶۵۰۷، والدليمي في مسند الفردوس، ۳/۳۴۹، الرقم: ۵۰۵۶، والقرشي في حسن الظن بالله، ۱/۲۹، الرقم: ۱۹۔

## بَابُ فِي أَنْ لِلَّهِ تَعَالَى مِائَةَ رَحْمَةٍ وَأَنَّهُ ذَخَرَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ مِنْهَا لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ

﴿اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سو حصے ہیں جن میں سے ننانوے

حصے اس نے روزِ قیامت کے لئے محفوظ رکھے ہیں﴾

۱/۱۶. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاخَمُ الْخَلْقُ حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةً أَنْ تُصِيبَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے ہیں جن میں سے اُس نے ننانوے حصے اپنے پاس رکھ لئے اور ایک حصہ زمین پر نازل کیا۔ ساری مخلوق جو ایک دوسرے پر رحم

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: جعل الله الرحمة مائة جزء، ۲۲۳۶/۵، الرقم: ۵۶۵۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، ۲۱۰۸/۴، الرقم: ۲۷۵۲، والدارمي في السنن، ۴۱۳/۲، الرقم: ۲۷۸۵، وابن حبان في الصحيح، ۱۶/۱۴، الرقم: ۶۱۴۸، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲۹۷/۱، الرقم: ۹۹۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۵۷/۷، الرقم: ۱۰۹۷۵۔

کرتی ہے یہ اسی ایک حصے کی وجہ سے ہے، یہاں تک کہ گھوڑا جو اپنے بچے کے اوپر سے اپنا پاؤں اٹھاتا ہے کہ کہیں اُسے تکلیف نہ پہنچے وہ بھی اسی ایک حصے کے باعث ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۱۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ، فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا يَتَرَاحِمُونَ وَبِهَا تَعَطَّفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا، وَأَخَّرَ اللَّهُ تَسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پاس سو رحمتیں ہیں اُس نے اُن میں سے ایک رحمت جن، انس، حیوانات اور حشرات الارض کے درمیان نازل کی ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر شفقت و رحم کرتے ہیں، اور اسی سے وحشی جانور اپنے بچوں سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، ۴/۲۱۰۸، الرقم: ۲۷۵۲، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: خَلَقَ اللَّهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ، ۵/۵۴۹، الرقم: ۳۵۴۱، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما يُرَجَى من رحمة الله يوم القيامة، ۲/۱۴۳۵، الرقم: ۴۲۹۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۴۳۴، الرقم: ۹۶۰۷، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۱۵، الرقم: ۶۱۴۷، وابن المبارك في المسند، ۱/۲۰، الرقم: ۳۵، وأبو يعلى في المسند، ۱۱/۳۲۸، الرقم: ۶۴۴۵۔

ننانوے رحمتیں (اپنے پاس) محفوظ رکھی ہیں، جن کے سب قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔“ اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳/۱۸. عَنْ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ عَقَلَهَا، ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، أَتَى رَاحِلَتَهُ فَأَطْلَقَ عِقَالَهَا، ثُمَّ رَكِبَهَا، ثُمَّ نَادَى: اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمَحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِي رَحْمَتِنَا أَحَدًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اتَّقُوا لَوْ هَذَا أَضَلُّ أُمَّمَ بَعِيرُهُ؟ أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: لَقَدْ حَظَرْتُ، رَحْمَةُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ، إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَاَنْزَلَ اللَّهُ رَحْمَةً وَاحِدَةً، يَتَعَاطَفُ بِهَا الْخَلَائِقُ جِثَّتْهَا وَإِنْسَهَا وَبَهَائِمُهَا، وَعِنْدَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ. اتَّقُوا لَوْ: هُوَ أَضَلُّ أُمَّمَ بَعِيرُهُ؟. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِخْتِصَارٍ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَرَجُلٌ أَحْمَدُ رَجُلٌ الصَّحِيحُ غَيْرُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجُشَيْمِيِّ وَلَمْ يُضَعِّفْهُ أَحَدٌ.

”حضرت جندب رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: ایک اعرابی نے (کہیں سے) آ کر

۳: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب من ليست له غيبة، ۲۷۱/۴، الرقم: ۴۸۸۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۱۲/۴، الرقم: ۱۸۸۲۱، والرويانى في المسند، ۱۴۰/۲، الرقم: ۹۵۷، والحاكم في المستدرک، ۱۲۴/۱، الرقم: ۱۸۷، وأيضاً في المستدرک، ۲۷۶/۴، الرقم: ۷۶۳۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۶۱/۲، الرقم: ۱۶۶۷، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۲۱۳/۱۰۔

اپنے اونٹ کو بٹھایا پھر اُسے ٹانگ سے باندھ کر حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے چلا گیا، جب حضور نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اُس نے اپنے اونٹ کے پاس آ کر اس کی رسی کو کھولا۔ پھر اُس پر سوار ہو کر دعا کرنے لگا: یا اللہ! تو مجھ پر اور محمد (ﷺ) پر رحم فرما اور ہماری رحمت میں کسی اور کو شریک نہ کر۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر صحابہ سے) فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ زیادہ گمراہ ہے یا اُس کا اونٹ؟ کیا تم نے سنا نہیں کہ اُس نے کیا کہا؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں (یا رسول اللہ! ہم نے سنا ہے)۔ آپ ﷺ نے (اُس اعرابی سے) فرمایا: تُو نے (اللہ تعالیٰ کی رحمت کو) تنگ کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑی وسیع ہے، اللہ تعالیٰ نے کل سو رحمتوں کو تخلیق کیا جن میں سے اللہ تعالیٰ نے ایک رحمت (زمین پر) اُتاری، مخلوقات میں سے جن و انس اور بہائم (درندے) اُسی کی وجہ سے باہم شفقت و مہربانی کرتے ہیں جبکہ ننانوے رحمتیں اُس کے پاس ہیں۔ اب تم کیا کہتے ہو کہ یہ زیادہ گمراہ ہے (جسے رحمتِ الہی کی وسعت کا علم نہیں) یا اُس کا اونٹ (جو اس کے ماتحت ہے)۔“

اس حدیث کو امام ابوداؤد احمد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ نیز امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔ اور امام بیہقی نے فرمایا کہ اسے امام ابوداؤد نے مختصراً بیان کیا ہے اور امام احمد اور طبرانی نے بھی روایت کیا ہے۔ امام احمد کے رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے ابو عبد اللہ الحنثلی کے اسے بھی کسی نے ضعیف قرار نہیں دیا۔

۴/۱۹. عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ ﷻ خَلَقَ مِائَةَ

۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۳۹/۵، الرقم: ۲۳۷۷۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۵۰/۶، الرقم: ۶۱۲۶، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱۵/۲، الرقم: ۱۰۳۸۔

رَحْمَةٍ، فَمِنْهَا رَحْمَةٌ يَتْرَاحِمُ بِهَا الْخَلْقُ، فَبِهَا تَعَطَّفُ الْوُحُوشُ عَلَى أَوْلَادِهَا، وَأَخْرَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے سو رحمتوں کو پیدا کیا، اُن میں سے ایک رحمت کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے، اُسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنی اولاد پر شفقت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں قیامت کے دن تک کے لئے مؤخر کر رکھی ہیں۔“

اسے امام احمد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵/۲۰. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ عَجَّلَ خَلْقَ مِائَةِ رَحْمَةٍ، رَحْمَةٌ مِنْهَا قَسَمَهَا بَيْنَ الْخَلَائِقِ، وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ وَقَالَ: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَزَّازُ وَإِسْنَادُهُمَا حَسَنٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سو رحمتوں کو پیدا کیا جن میں سے ایک رحمت کو اُس نے ساری مخلوق کے درمیان تقسیم کر دیا اور ننانوے کو قیامت کے دن تک کے لئے محفوظ کر لیا۔“

اسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام بیہقی نے فرمایا کہ اسے

امام طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے، ان دونوں کی اسناد حسن ہے۔

۵: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳۷۴/۱۱، الرقم: ۱۲۰۴۷،

والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰، ۲۱۴/۳۸۵۔

۶/۲۱. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ وَخِلَاسٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ ﷻ مِائَةَ رَحْمَةٍ، قَسَمَ مِنْهَا رَحْمَةً بَيْنَ أَهْلِ الدُّنْيَا فَوَسَعَتْهُمْ إِلَى آجَالِهِمْ، وَأَخْرَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ لِأَوْلِيَائِهِ، وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَابِضٌ تِلْكَ الرَّحْمَةَ النَّبِيَّ قَسَمَهَا بَيْنَ أَهْلِ الدُّنْيَا إِلَى تِسْعٍ وَتِسْعِينَ فَكَمَلَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ لِأَوْلِيَائِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ رَوَاهُ وَالَّذِي قَبْلَهُ، أَحْمَدُ وَرَجَالُ الْجَمْعِ رَجَالَ الصَّحِيحِ: وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: هَذِهِ أَسَانِيدُ صَحِيحَةٌ مَوْصُولَةٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ.

”امام محمد بن سیرین و خلاس دونوں حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ کی سو رحمتیں ہیں جن میں سے اس نے ایک رحمت کو اہل دنیا کے درمیان تقسیم کر دیا پس وہ ان کی اموات تک انہیں اپنے احاطہ میں لئے رہے گی جبکہ ننانوے رحمتوں کو اس نے اپنے اولیاء کے لئے محفوظ کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل دنیا پر تقسیم کی جانے والی رحمت اور باقی ننانوے کو اپنے قبضہ میں لینے والا ہے۔ پھر قیامت کے دن وہ ان سو رحمتوں کی اپنے اولیاء پر تکمیل کرے گا۔“

۶: أخرجہ الحاکم فی المستدرک، ۱/۱۲۳، الرقم: ۱۸۵، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۵۱۴، الرقم: ۱۰۶۸۱، والہیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۳۸۵، والألبانی فی سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ، ۴/۱۷۶، الرقم: ۱۶۳۴۔

اسے امام احمد اور حاکم نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے، نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کی مثل اور روایت بھی بیان کی ہے جس کی امام احمد نے تخریج کی ہے۔ اس کے تمام رجال صحیح ہیں۔ البانی نے بھی کہا کہ یہ تمام حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے متصل صحیح اسانید ہیں۔

٧/٢٢. عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَرَحْمَةٌ بَيْنَ خَلْقِهِ يَتَرَا حُمُونَ بِهَا، وَأَذْخَرَ لِأَوْلِيَائِهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَتَمَّامُ الرَّازِيُّ.

”حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سورحموں کو تخلیق کیا، پس ایک رحمت مخلوق کے درمیان تقسیم کر دی جس کے باعث وہ باہم رحم کرتے ہیں جبکہ ننانوے رحمتوں کو اپنے اولیاء (کی شفاعت) کے لئے محفوظ کر لیا۔“ اسے امام طبرانی اور تمام الرازی نے روایت کیا ہے۔

٨/٢٣. عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: بَلَّغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لِلَّهِ عِنْدَكَ مِائَةٌ

٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤١٧/١٩، الرقم: ١٠٠٦،  
وتمام الرازي في الفوائد، ٢٤٨/١، الرقم: ٦٠٦، وابن عساكر في  
تاريخ مدينة دمشق، ٢٥٩/٨، والهيثمي في مجمع الزوائد،  
٣٨٥/١٠.

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥١٤/٢، الرقم: ١٠٦٨٠،  
والحاكم في المستدرک علی الصحیحین، ٢٧٦/٤، الرقم: ٧٦٢٩،  
والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٨٥، ٢١٤/١٠، والألباني في سلسلة  
الأحاديث الصحيحة، ١٧٦/٤، الرقم: ١٦٣٤.

رَحْمَةٍ، وَإِنَّهُ قَسَمَ رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ أَهْلِ الْأَرْضِ فَوَسَّعَتْهُمْ إِلَى آجَالِهِمْ، وَذَخَرَ تِسْعَةً وَتَسْعِينَ رَحْمَةً لِأَوْلِيَائِهِ. وَاللَّهُ ﷻ قَابِضٌ تِلْكَ الرَّحْمَةَ الَّتِي قَسَمَهَا بَيْنَ أَهْلِ الْأَرْضِ إِلَى التَّسْعَةِ وَالتَّسْعِينَ فَيَكْمُلُهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ لِأَوْلِيَائِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ رَوَاهُ وَالَّذِي قَبْلَهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُ الْجَمِيعِ رِجَالُ الصَّحِيحِ وَرُوِيَ عَنْ خِلَاسٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ مِثْلُهُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ. وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: هُوَ مُرْسَلٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں: مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سو رحمتوں کا مالک ہے، اُس نے (اُن میں سے) ایک رحمت کو جمع اہل زمین کے درمیان تقسیم کر دیا جو اُن کی اموات تک انہیں اپنے احاطہ میں لئے رہے گی جبکہ اس نے باقی ننانوے رحمتوں کو اپنے اولیاء کے لئے ذخیرہ کر لیا۔ اللہ تعالیٰ اہل دنیا پر تقسیم ہونے والی رحمت اور (باقی) ننانوے رحمتوں کو اپنے قبضے میں کرنے والا ہے پھر وہ قیامت کے دن اپنے اولیاء پر ان سو رحمتوں کی تکمیل کرے گا (اور ان رحمتوں کے باعث انہیں اعلیٰ و ارفع مقامات اور حق شفاعت سے نوازے گا)۔“

اسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی مثل حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے جس کی امام احمد نے تخریج کی ہے اس کے تمام کے تمام رجال صحیح ہیں اور امام خلاس اور امام ابن سیرین نے بھی اس کی مثل بیان کیا ہے اور

اس کے رجال بھی صحیح ہیں۔ البانی نے ”سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ“ میں کہا ہے: یہ مرسل حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۹/۲۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ يَتَرَاخَمُونَ بِهَا وَعِنْدَ اللَّهِ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ رَحْمَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں ایک رحمت اپنی مخلوق کے درمیان رکھی جس سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں جبکہ ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰/۲۵. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: قَسَمَ رَبُّنَا رَحْمَتَهُ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَنْزَلَ مِنْهَا جُزْءًا فِي الْأَرْضِ فَهُوَ الَّذِي يَتَرَاخَمُ بِهِ النَّاسُ وَالطَّيْرُ وَالْبَهَائِمُ، وَبَقِيََتْ عِنْدَهُ مِائَةُ رَحْمَةٍ إِلَّا رَحْمَةً

۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: خلق الله مائة رحمة، ۵/۵۴۹، الرقم: ۳۵۴۱، وأحمد بن حنبل نحوه في المسند، ۲/۴۸۴، الرقم: ۱۰۲۸۵، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/۲۰۱۔

۱۰: أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۳۸۵، والهندي في كنز العمال، ۴/۴۳۹، الرقم: ۱۰۴۰۶۔

وَاحِدَةً لِعِبَادِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْهَيْثَمِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

”حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے رب نے اپنی رحمت کو سواجزاء میں تقسیم کیا پھر ان میں سے ایک جزو کو زمین پر اتارا۔ یہی وہ جزو رحمت ہے جس کی وجہ سے انسان، پرندے اور درندے باہم شفقت و رحمت کرتے ہیں، باقی ننانوے رحمتیں اس کے پاس قیامت کے دن اپنے بندوں کے لئے محفوظ ہیں۔“ اسے امام بیہقی اور ہندی نے روایت کیا ہے۔

## بَابُ فِي أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُدْخِلُ مِنْ أُمَّةٍ حَبِيبِهِ ﷺ الْجَنَّةَ سَبْعِينَ أَلْفًا بَغَيْرِ حِسَابٍ وَمَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا

﴿اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم ﷺ کی امت میں سے ستر ہزار  
افراد کو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل فرمائے گا اور  
ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار ہوں گے﴾

۱/۲۶. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ  
أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ، شَكَ فِي أَحَدِهِمَا، مُتَمَاسِكِينَ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: يدخل الجنة  
سبعون ألفا بغير حساب، ۲۳۹۶/۵، الرقم: ۶۱۷۷، وأيضاً في كتاب:  
بدء الخلق، باب: ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، ۱۱۸۶/۳،  
الرقم: ۳۰۷۵، وأيضاً في كتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار،  
الرقم: ۲۳۹۹/۵، الرقم: ۶۱۸۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان،  
باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب  
ولا عذاب، ۱/۱۹۸، الرقم: ۲۱۹، وأحمد بن حنبل في المسند،  
الرقم: ۳۳۵/۵، الرقم: ۲۲۸۳۹، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم،  
-۳۹۴/۱

أَخَذَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ، حَتَّى يَدْخُلَ أَوْلُهُمْ وَأَخْرَهُمُ الْجَنَّةَ، وَوُجُوهُهُمْ عَلَى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد (بغیر حساب و عذاب کے) جنت میں داخل ہوں گے، (راوی کو عدد میں سے کسی ایک کا شک ہے) یہ ایک دوسرے کو (نسبت کی وجہ سے باہم) تھامے ہوئے ہوں گے یہاں تک کہ اُن کا پہلا (قیادت کرنے والا) اور آخری شخص جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اُن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۲۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا، تُضِيءُ وَجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: فَقَامَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنِ الْأَسَدِيِّ يَرْفَعُ نَمْرَةً عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: اللَّهُمَّ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير حساب، ۲۳۹۶/۵، الرقم: ۶۱۷۶، وأيضاً في كتاب: اللباس، باب: البرود والحبرة والشملة، ۲۱۸۹/۵، الرقم: ۵۴۷۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ۱۹۷/۱، الرقم: ۲۱۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۰۰/۲، الرقم: ۹۲۰۲، وابن منده في الإيمان، ۸۹۲/۲، الرقم: ۹۷۰، وإسناده صحيح، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳۹۴/۱۔

اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَني مِنْهُمْ؟ فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری اُمت کے ستر ہزار افراد کا گروہ (بغیر حساب کے) جنت میں داخل ہو گا جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عکاشہ بن محسن نے اپنی اُون کی چادر کو بلند کرتے ہوئے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے اُن میں شامل فرمائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس کو اُن میں شامل فرمائے، پھر ایک انصاری شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی اُن میں شامل کر لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تجھ پر سبقت لے گیا ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۲۸. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عُرِضْتُ عَلَيَّ الْأُمَمِ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمْرُ مَعَهُ الْأُمَّةُ، وَالنَّبِيُّ يَمْرُ مَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ يَمْرُ مَعَهُ الْعَشْرَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمْرُ مَعَهُ الْخَمْسَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمْرُ وَحَدَهُ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قُلْتُ: يَا جَبْرِيلُ الصلوات، هَؤُلَاءِ أُمَّتِي؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ انظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قَالَ: هَؤُلَاءِ أُمَّتِكَ، وَهَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قَدْ آمَهُمْ، لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ:

۳: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: يدخل الجنة

سبعون ألفاً بغير حساب، ۲۳۹۶/۵، الرقم: ۶۱۷۵۔

كَانُوا لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَنْتَطِرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ،  
فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ، فَقَالَ: أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ:  
اللَّهُمَّ، اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ، قَالَ: أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي  
مِنْهُمْ؟ قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر سابقہ امتیں پیش کی گئیں تو ایک نبی گزرنے لگے جن کے ساتھ کثیر تعداد تھی، کسی نبی کے ساتھ گروہ تھا، کسی نبی کے ساتھ دس افراد تھے، اور کسی نبی کے ساتھ پانچ افراد تھے، اور کوئی نبی اکیلا ہی تھا، اسی دوران میں نے ایک جم غفیر دیکھا تو پوچھا: جبرئیل! یہ میری امت ہے؟ اُس نے کہا: نہیں! بلکہ آپ آسمان کے کنارے کی طرف دیکھیں تو میں نے عظیم جم غفیر دیکھا۔ اس نے کہا: یہ آپ کی امت ہے؟ ان میں سے پہلے ستر ہزار افراد بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے کہا: کیوں؟ اس نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو نہ داغ لگوا کر علاج کراتے تھے، نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کراتے تھے، نہ بدشگونی لیتے تھے اور اپنے رب پر کاملاً توکل کرتے تھے۔ پس عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے اُن میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اسے اُن میں شامل فرما لے، پھر ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی اُن میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ اس پر تجھ سے پہلے لے گیا ہے۔“ اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤٠/٢٩ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بَغَيْرِ حِسَابٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَدْعُ اللَّهَ أَنْ

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١/١٩٧، —

يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ آخِرًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: اذْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةٌ.  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے تو ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے اُن میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس کو اُن میں شامل فرما لے، پھر ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی اُن میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تجھ پر سبقت لے گیا ہے۔“  
اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۵/۳۰. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ) قَالَ: ثُمَّ يَنْجُو الْمُؤْمِنُونَ، فَتَنْجُو أَوْلَى زُمْرَةٍ، وَجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ سَبْعُونَ أَلْفًا

..... الرقم: ۲۱۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۰۲/۲، الرقم: ۸۰۱۶،

وابن راهويه في المسند، ۱/۴۳، الرقم: ۷۶، وابن منده في الإيمان،

۲/۸۹۴، الرقم: ۹۷۴۔

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة

منزلة فيها، ۱/۱۷۷، الرقم: ۱۹۱، وأحمد بن حنبل في المسند،

۳/۳۴۵، الرقم: ۱۴۷۲۱، ورواه مرفوعاً، وعبد الله بن أحمد بن

حنبل في السنة، ۱/۲۴۸، الرقم: ۴۵۷، وابن منده في الإيمان،

۲/۸۲۵، الرقم: ۸۵۱، إسناده صحيح، وابن كثير في تفسير القرآن

العظيم، ۱/۳۹۴-۳۹۵۔

لَا يُحَاسِبُونَ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ كَأَضْوَاءِ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ كَذَلِكَ.....  
الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما (سے طویل حدیث روایت ہے) فرماتے ہیں: پھر قیامت کے دن مومنین نجات پائیں گے تو سب سے پہلے ایسی جماعت نجات پائے گی جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، وہ ستر ہزار افراد ہوں گے جن سے کوئی حساب نہیں لیا جائے گا۔ پھر (وہ مومن نجات پائیں گے) جو ان سے متصل ہوں گے (اور جن کے چہرے) آسمان کے ستاروں کی مانند چمکتے ہوں گے پھر یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا۔“ اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦/٣١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي ﷻ فَوَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَاسْتَزِدُّتُ فَرَادَنِي مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعِينَ أَلْفًا. فَقُلْتُ: أَيُّ رَبِّ، إِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ لِأُمَّتِي أَجْرِي أُمَّتِي؟ قَالَ: إِذْنُ أَكْمَلُهُمْ لَكَ مِنَ الْأَعْرَابِ.  
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَنْدَه. وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب ﷻ سے سوال کیا تو اُس نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری اُمت سے ستر

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٥٩/٢، الرقم: ٨٧٠٧، وابن مندہ في الإيمان، ٨٩٥/٢، الرقم: ٩٧٦، هذا إسناد صحيح على رسم مسلم، والهيثمی في مجمع الزوائد، ٤٠٤/١٠، وقال: رجاله رجال الصحيح، وأورده العسقلاني في فتح الباري، ٤١٠/١١، وقال: سندہ جيد۔

ہزار افراد جنت میں داخل فرمائے گا جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ میں نے زیادہ چاہا تو اس نے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر (۷۰) ہزار اضافہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا: اے میرے رب! اگر وہ میری اُمت کے مہاجر (گناہوں کو ترک کرنے والوں سے پورے) نہ ہوئے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تب میں اُن کو تیرے لئے دیہات کے رہنے والوں میں سے مکمل کروں گا۔“

اسے امام احمد اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷/۳۲. عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: غَابَ عَنَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَنْ يَخْرُجَ، فَلَمَّا خَرَجَ سَجَدَ سَجْدَةً، فَظَنْنَا أَنَّ نَفْسَهُ قَدْ قَبِضَتْ فِيهَا، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْتَشَارَنِي فِي أُمَّتِي مَاذَا أَفْعَلُ بِهِمْ؟ فَقُلْتُ: مَا شِئْتَ أَيُّ رَبِّ، هُمْ خَلْقِكَ وَعِبَادُكَ، فَاسْتَشَارَنِي الثَّانِيَةَ، فَقُلْتُ لَهُ كَذَلِكَ، فَقَالَ: لَا أُحْزِنُكَ فِي أُمَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ، وَبَشَّرَنِي أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ.....

الحديث. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالْهَيْثَمِيُّ. وَقَالَ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن ہماری نظروں سے اوجھل رہے، آپ تشریف نہ لائے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ ﷺ آج حجرہ مبارک سے باہر نہ نکلیں گے۔ جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو

۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۹۳/۵، الرقم: ۲۳۳۳۶، وابن

كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱۲۲/۲، والهيثمى في مجمع الزوائد،

- ۶۸/۱۰

اتنا طویل سجدہ کیا کہ ہم نے سمجھا کہ آپ ﷺ وصال فرما گئے ہیں، پھر آپ ﷺ نے اپنا سر انور اٹھا کر ارشاد فرمایا: میرے رب تبارک و تعالیٰ نے مجھ سے میری اُمت کے بارے میں مشورہ طلب کیا کہ میں اُن سے کیا معاملہ کروں؟ میں نے عرض کیا: میرے رب! جیسا تو چاہے، وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دوبارہ مجھ سے مشورہ طلب کیا تو میں نے اسی طرح عرض کیا۔ پس اللہ ﷻ نے فرمایا: یا محمد (ﷺ)! میں تجھے تیری اُمت کے بارے میں غمگین نہیں کروں گا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے خوشخبری سنائی کہ میرے ستر ہزار اُمتی جن میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر (۷۰) ہزار ہوں گے بغیر حساب کے سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔“

اسے امام احمد بن حنبل، ابن کثیر اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کی اسناد حسن ہے۔

۸/۳۳. عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا، لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثَ حَيَّاتٍ مِنْ حَيَّاتِهِ.

۸: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرفائق والورع، باب: في الشفاعة، ۶۲۶/۴، الرقم: ۲۴۳۷، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة محمد ﷺ، ۱۴۳۳/۲، الرقم: ۴۲۸۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۶۸/۵، الرقم: ۲۲۳۰۳، إسناده حسن، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۱۵/۶، الرقم: ۳۱۷۱۴، وابن أبي عاصم في السنة، ۲۶۰/۱، ۲۶۱، الرقم: ۵۸۸، ۵۸۹، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳۹۵/۱، والعسقلاني في الإصابة، ۶/۶، الرقم: ۹۲۳۳، سنده صحيح۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ كَثِيرٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری اُمت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ اُن میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر (۷۰) ہزار کو داخل کرے گا نیز اللہ تعالیٰ اپنے چلوؤں میں سے تین چلو (اپنی حسبِ شان جہنمیوں سے بھر کر) بھی جنت میں ڈالے گا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، احمد، ابن ابی شیبہ، ابن ابی عاصم اور ابن کثیر نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۹/۳۴. عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَقَالَ بَزِيدُ بْنُ الْأَخْنِ السُّلَمِيُّ: وَاللَّهِ، مَا أَوْلَيْتَكَ فِي أُمَّتِكَ إِلَّا كَالذُّبَابِ الْأَصْهَبِ فِي الذِّبَابِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَانَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَعَدَنِي سَبْعِينَ أَلْفًا مَعَ

۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۵۰/۵، الرقم: ۲۲۱۵۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۵۹/۸، الرقم: ۷۲۷۶، وابن أبي عاصم في السنة، ۲۶۱/۱، الرقم: ۵۸۸، وقال الألباني: إسناده صحيح ورجاله كلهم ثقات، والشيباني أيضاً في الآحاد والمثاني، ۴۴۵/۲، الرقم: ۱۲۴۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۲۵/۴، الرقم: ۵۴۷۳، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳۹۵/۱، وقال: هذا إسناده حسن، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ۶/۶، الرقم: ۹۲۳۳، سنده صحيح۔

كُلِّ الْفِ سَبْعُونَ أَلْفًا، وَزَادَنِي ثَلَاثَ حَنِيَّاتٍ.  
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ كَثِيرٍ. وَإِسْنَادُهُ قَوِيٌّ،  
وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت ابو امامہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:  
اللہ ﷻ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب و عذاب  
کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت یزید بن اخن سلمی ؓ نے عرض کیا: اللہ رب  
العزت کی قسم! یہ تو آپ کی امت میں شہد کی کھبیوں میں سے (ایک قسم) سفید سرخی مائل  
کھبیوں کی تعداد تک ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رب ﷻ نے مجھ سے  
ستر (۷۰) ہزار میں سے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر (۷۰) ہزار کو داخل کرنے کا وعدہ کیا  
ہے (یعنی اُن ہزار خوش بختوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھ معیت اختیار کرنے والوں میں  
سے ستر (۷۰) افراد کو لے کر جنت میں جائے گا) اور میرے لئے اللہ تعالیٰ نے مزید تین  
چلوؤں کا اضافہ فرمایا ہے (اپنی حسبِ شان تین چلو میری امت کے جہنم سے نکال کر  
جنت میں داخل کرے گا)۔“

اسے امام احمد، طبرانی، ابن ابی عاصم اور ابن کثیر نے روایت کیا ہے اور اس کی  
اسناد قوی اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۱۰/۳۵ . عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ: إِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ

۱۰: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۲۳۲/۱۶، الرقم: ۷۲۴۷، والطبراني  
في المعجم الكبير، ۱۲۷/۱۷، الرقم: ۳۱۲، وأيضاً في الأوسط،  
۱۲۷/۱، الرقم: ۴۰۲، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/۳۹۵،  
والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۴۰۹، ۴۱۴۔

حِسَابٍ ثُمَّ يُتَبَعُ كُلُّ أَلْفٍ بِسَبْعِينَ أَلْفًا (وَفِي رِوَايَةِ الطَّبْرَانِيِّ قَالَ: ثُمَّ يَشْفَعُ كُلُّ أَلْفٍ لِسَبْعِينَ أَلْفًا)، ثُمَّ يَحْتَسِبُ بِكَفِّهِ ثَلَاثَ حَشِيَّاتٍ، فَكَبَّرَ عُمَرُ. فَقَالَ: إِنَّ السَّبْعِينَ أَلْفًا الْأَوَّلَ يُشَفِّعُهُمُ اللَّهُ فِي آبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ وَعَشَائِرِهِمْ، وَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَ أُمَّتِي أَدْنَى الْحَشَوَاتِ الْأَوَاخِرِ.

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَالتَّبْرَانِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ، وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: قَالَ الْحَافِظُ الصَّيَّاءُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمُقَدَّسِيُّ فِي كِتَابِهِ 'صِفَةُ الْجَنَّةِ': لَا أَعْلَمُ لِهَذَا الْإِسْنَادِ عِلَّةً.

”حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھ سے میری اُمت کے ستر (۷۰) ہزار افراد کو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ پھر ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر (۷۰) ہزار کو داخل فرمائے گا (طبرانی کی روایت کے الفاظ ہیں: پھر ہر ہزار ستر (۷۰) ہزار کی شفاعت کرے گا)، پھر اپنی ہتھیلی سے تین لپ بھر کر مزید ڈالے گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا: اُن کے پہلے ستر ہزار افراد کی شفاعت کو اللہ تعالیٰ اُن کے آباء و اجداد، امہات اور قبائل کے حق میں قبول فرمائے گا اور مجھے اُمید ہے کہ میری اُمت کو دوسری ہتھیلیوں سے قریب ترین رکھے گا۔“

اسے امام ابن حبان، طبرانی اور ابن کثیر نے روایت کیا ہے۔ امام ابن کثیر نے کہا ہے کہ حافظ ضیاء الدین ابو عبد اللہ المقدسی نے اپنی کتاب 'صِفَةُ الْجَنَّةِ' میں لکھا ہے: میں اس اسناد میں کوئی علت نہیں جانتا۔

۱۱/۳۶ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَأَلْتُ

۱۱: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۱۸/۶، الرقم: ۳۱۷۳۹،

والهناد بن السري في الزهد، ۱/۱۳۵، الرقم: ۱۷۸، والديلمى في

مسند الفردوس، ۳۱۱/۲، الرقم: ۳۴۰۷۔

(أَيُّ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى) الشَّفَاعَةَ لِأُمَّتِي، فَقَالَ: لَكَ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. قُلْتُ: زِدْنِي، قَالَ: لَكَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا، قُلْتُ: زِدْنِي، قَالَ: فَإِنَّ لَكَ هَكَذَا وَهَكَذَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَسْبُنَا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا أَبَا بَكْرٍ، دَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا عُمَرُ، إِنَّمَا نَحْنُ حَفْنَةٌ مِنْ حَفَنَاتِ اللَّهِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْهَنَادُ وَالِدَيْلَمِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے اپنی اُمت کے لئے شفاعت کا سوال کیا تو اُس نے فرمایا: آپ کی خاطر (آپ کی اُمت میں سے) ستر (۷۰) ہزار بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: میرے لئے اضافہ فرمائیں، فرمایا: آپ کی خاطر اُن میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر (۷۰) ہزار داخل ہوں گے، میں نے عرض کیا: میرے لئے مزید اضافہ فرمائیں، فرمایا: پس آپ کی خاطر اتنے اتنے اور بھی (بغیر حساب چلو بھر کر جنت میں داخل کروں گا)۔ حضرت ابو بکر ؓ نے عرض کیا: ہمارے لئے اتنا کافی ہے، حضرت عمر ؓ نے کہا: ابو بکر! رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ دیں، ابو بکر ؓ نے فوراً کہا: عمر! (تمہیں معلوم تو ہے کہ) ہم سارے اللہ تعالیٰ کے چلوؤں میں سے ایک چلو ہیں (وہ چاہے تو ہتھیلی کی ایک لپ سے ہم سب کو جنت میں داخل کر دے)۔“

بَابُ فِي أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُدْخِلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا  
وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعُونَ أَلْفًا بَغَيْرِ حِسَابٍ

﴿اللہ تعالیٰ ستر ہزار افراد کو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل فرمائے گا اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار مزید ہوں گے﴾

۱/۳۷. عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أُعْطِيَتْ سَبْعِينَ أَلْفًا يُدْخِلُونَ الْجَنَّةَ بَغَيْرِ حِسَابٍ، وَوُجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، فَاسْتَزَدْتُ رَبِّي ﷺ، فَرَأَيْتُ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعِينَ أَلْفًا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَرَأَيْتُ أَنَّ ذَلِكَ آتٍ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى وَمُصِيبٌ مِنْ حَاقَاتِ الْبُؤَادِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت ابو بکر صدیق رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے ستر (۷۰) ہزار افراد ایسے عطا کیے گئے جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور ان کے دل ایک شخص کے دل کے مطابق ہوں گے۔ میں نے اپنے رب ﷻ سے زیادہ چاہا تو اُس نے (اپنے

۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۶/۱، الرقم: ۲۲، وأبو يعلى في المسند، ۱۰/۴، الرقم: ۱۱۲، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۰، ۴۱۰، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/۳۹۳۔

ان مقربانِ خاص کی سنگت اختیار کرنے والوں کا خیال رکھتے ہوئے اُن میں سے ہر ایک کے ساتھ مزید ستر (۷۰) ہزار کا میرے لئے اضافہ فرمایا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ (مقام) دیہات کے رہنے والوں کو حاصل ہوگا اور ننگے پاؤں چلنے والے صحرائی باشندے اس پر فائز ہوں گے۔“  
اسے امام احمد اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۲/۳۸. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَبِّي أَعْطَانِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَهَلَّا اسْتَزِدْتَهُ؟ قَالَ: قَدْ اسْتَزِدْتَهُ فَأَعْطَانِي مَعَ كُلِّ رَجُلٍ سَبْعِينَ أَلْفًا، قَالَ عُمَرُ: فَهَلَّا اسْتَزِدْتَهُ؟ قَالَ: قَدْ اسْتَزِدْتَهُ فَأَعْطَانِي هَكَذَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَارُ.

”حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پروردگار ﷻ نے مجھے ایسے ستر (۷۰) ہزار اُمّتی عطا فرمائے ہیں جو بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے اس سے زیادہ نہیں چاہا؟ فرمایا: میں نے اس سے زیادہ چاہا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر فرد کے ساتھ ستر، ستر ہزار عطا فرمائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا: کیا آپ نے اس سے زیادہ نہیں چاہا؟ فرمایا: میں نے اس سے زیادہ چاہا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا اور عطا فرمایا۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں سے لپ بھر کر ڈالی)۔“

۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۹۷، الرقم: ۱۷۰۶، والبخاري، وفي المسند، ۶/۲۳۴، الرقم: ۲۲۶۸، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۱۰/۴۱۰، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/۳۹۳۔

اسے امام احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

۳/۳۹. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا. قَالُوا: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: لِكُلِّ رَجُلٍ سَبْعُونَ أَلْفًا. قَالُوا: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَانَ عَلَى كَثِيبٍ، فَحَتًّا بِيَدِهِ، قَالُوا: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: هَذَا وَحْتًا بِيَدِهِ، قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَبْعَدَ اللَّهُ مَنْ دَخَلَ النَّارَ بَعْدَ هَذَا. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالْمَقْدِسِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت انس رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ کرام رضي الله عنهم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص کے ساتھ مزید ستر (۷۰) ہزار افراد ہوں گے۔ انہوں نے (دوبارہ) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں۔ آپ ﷺ ریت کے ٹیلے پر تھے، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے لپ بھری (اور اس میں اضافہ کر دیا)۔ انہوں نے (پھر) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لو اور اپنے ہاتھوں سے پھر لپ بھری۔ انہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! اللہ اُسے اپنی رحمت سے دور فرمائے جو اس کے بعد بھی جہنم میں داخل ہو۔“

۳: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۴۱۷/۶، الرقم: ۳۷۸۳، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۵۴/۶، الرقم: ۲۰۲۸، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳۹۵/۱، وقال: هذا إسناد جيد ورجاله كلهم ثقات، ما عدا عبد القاهر بن السري وقد سئل عنه ابن معين فقال: صالح، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۴۰۴/۱۰، وقال: إسناده حسن۔

اسے امام ابو یعلیٰ، مقدسی اور ابن کثیر نے روایت کیا ہے۔ اس کی اسناد حسن ہے۔

۴/۴۰. عَنْ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْهُمْ ثَلَاثًا لَا يَخْرُجُ إِلَّا لِصَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ، فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ، قَالَ: إِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي فِي هَذِهِ الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ، الْمَزِيدَ، فَوَجَدْتُ رَبِّي وَاجِدًا، مَا جِدَّاءَ، كَرِيمًا. فَأَعْطَانِي مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ السَّبْعِينَ أَلْفًا، سَبْعِينَ أَلْفًا، قَالَ قُلْتُ: يَا رَبِّ، وَتَبْلُغُ أُمَّتِي هَذَا؟ قَالَ: أَكْمَلُ لَكَ الْعَدَدَ مِنَ الْأَعْرَابِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عمرو بن حزم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم کے پاس تین دن تک صرف فرض نمازوں کے علاوہ تشریف فرما نہ ہوئے تو آپ ﷺ سے اس بارے میں عرض کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پروردگار ﷻ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے ستر (۷۰) ہزار اُمتی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے اُن تین دنوں میں اپنے رب سے مزید کا سوال کیا تو میں نے اُسے عطا فرمانے والا، عظمت و بزرگی والا اور بہت کرم کرنے والا پایا۔ پس اُس نے مجھے اِس ستر ہزار کے ہر فرد کے ساتھ ستر، ستر ہزار عطا فرمائے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! کیا میری اُمت اِس عدد تک پہنچ جائے گی؟ اُس نے فرمایا: میں تیری خاطر اس عدد کی گنواروں سے تکمیل کروں گا۔“

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵/۴۱. عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ لَيْسَ بِنَبِيِّ، مِثْلَ الْحَيِّينِ أَوْ مِثْلَ أَحَدِ الْحَيِّينِ: رَبِيعَةَ وَمُضَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْ مَا رَبِيعَةُ مِنْ مُضَرَ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا أَقُولُ مَا أَقُولُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ وَاحِدٌ أَسَانِيدِ الطَّبْرَانِيِّ رِجَالُهُمْ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَهُوَ ثِقَّةٌ.

”حضرت ابو امامہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ایک شخص، جو کہ نبی نہیں ہوگا، کی شفاعت کے سبب دو قبیلوں ربیعہ اور مضریا اُن دونوں میں سے ایک کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ربیعہ مضر کی طرح ہے؟ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: میں وہی کہتا ہوں جس کا مجھے حکم دیا جاتا ہے۔“

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: امام احمد کے رجال اور طبرانی کی اسانید میں سے ایک کے رجال صحیح حدیث کے (بلند درجہ) رجال ہیں سوائے عبد الرحمن بن میسرہ کے، وہ ثقہ ہے۔

۶/۴۲. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بَرْدَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ،

- ۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۵۷/۵، الرقم: ۲۲۲۱۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۴۳/۸، الرقم: ۷۶۳۸، وأيضاً في مسند الشاميين، ۱۴۷/۲، الرقم: ۱۰۷۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳۸۱/۱۰، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۴/۴۸۲۔
- ۶: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة النار، ۱۴۴۶/۲، الرقم: ۴۳۲۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۱۲/۵، —

فَدَخَلَ عَلَيْنَا الْحَارِثُ بْنُ أُقَيْشٍ، فَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ لَيْلَتِنِذِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ أَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ، وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتَّى يَكُونَ أَحَدَ زَوَايَاهَا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

”عبداللہ بن قیس فرماتے ہیں: میں ایک رات ابو بردہ کے پاس تھا کہ ہمارے پاس حضرت حارث بن اقیس رضی اللہ عنہ آئے۔ حضرت حارث نے اسی رات ہمیں بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے ایک اُمتی کی شفاعت کے سبب قبیلہ مضر سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور بے شک ایک ایسا اُمتی بھی ہوگا (جو اپنے گناہوں کے سبب) دوزخ کے لئے اتنا بڑا ہو جائے گا کہ اُس کا ایک کونہ محسوس ہوگا۔“

اسے امام ابن ماجہ، احمد، ابن ابی شیبہ، ابو یعلیٰ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح الاسناد ہے۔

..... وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۱۳/۶، الرقم: ۳۱۷۰۲، وأبو يعلى في المسند، ۱۵۴/۳، الرقم: ۱۵۸۱، والحاكم في المستدرک علی الصحیحین، ۲۴۲/۱، الرقم: ۲۳۸، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ۲۹۴/۲، الرقم: ۱۰۵۶۔

بَابُ فِي مُضَاعَفَةِ اللَّهِ تَعَالَى رَحْمَتَهُ لِعِبَادِهِ فِي جَزَاءِ

الْحَسَنَاتِ وَتَجَاوُزِهِ عَنِ الْخَوَاطِرِ وَالسَّيِّئَاتِ

﴿اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کی نیکیوں کا اجر دوگنا کرنے اور

اُن کے وساوس اور گناہوں سے درگزر کرنے کا بیان﴾

۱/۴۳. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَرُوي عَنْ رَبِّهِ ﷻ قَالَ: قَالَ: إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمَلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضَعْفٍ إِلَى أضعافٍ كَثِيرَةٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمَلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: من هم بحسنة أو بسَيِّئَةٍ، ۵/۲۳۸۰، الرقم: ۶۱۲۶، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إذا همَّ العبد بحسنة كتبت وإذا همَّ بسَيِّئَةٍ لم تكتب، ۱/۱۱۸، الرقم: ۱۳۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۳۱۰، الرقم: ۲۸۲۸، وابن منده في الإيمان، ۱/۴۹۴، الرقم: ۳۸۰، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۲۷، الرقم: ۲۱۔

نے اپنے رب ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور بدیاں لکھ دیں اور اُنہیں واضح فرما دیا ہے۔ پس جس نے نیک کام کا ارادہ کیا اور اُسے کرنے کا تب بھی اللہ تعالیٰ اُس کے لئے پوری نیکی کا ثواب لکھ دیتا ہے اور اگر اُس نے ارادہ کیا اور پھر اُسے کر بھی لیا تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے دس نیکیوں سے سات سو تک اور اُس سے بھی کئی گنا زیادہ کر کے لکھ دیتا ہے اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اور پھر اُسے نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اُس گناہ کے کرنے کا ارادہ کیا اور اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ اُس کے نامہ اعمال میں صرف ایک برائی لکھتا ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۴۴ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ: إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُهَا عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَعْمَلَهَا فَإِنْ عَمَلَهَا فَانْكُتُبُهَا بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَانْكُتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلَهَا فَانْكُتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمَلَهَا فَانْكُتُبُهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَىٰ سَبْعِ مِائَةٍ ضِعْفٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حَبَانَ.

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: يريدون أن يبدلوا كلام الله، ۶/۲۷۲۴، الرقم: ۷۰۶۲، وابن حبان في الصحيح، ۲/۱۰۵، الرقم: ۳۸۲، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/۳۰۰، الرقم: ۳۳۶، والطبراني في مسند الشاميين، ۱/۸۷، الرقم: ۱۲۳، والديلمي في مسند الفردوس، ۵/۲۴۶، الرقم: ۸۰۸۷، والقزويني في التدوين، ۱/۴۸۹، وأبو نعيم في تاريخ أصبهان، ۲/۷۴، الرقم: ۱۱۳۰، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۱/۳۴۹۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ مُرے کام کا ارادہ کرے تو اُس کی برائی نہ لکھو جب تک کہ وہ اُس پر عمل نہ کر لے اور جب اُس پر عمل کر لے تو اُس کے برابر ہی لکھو اور اگر میری وجہ سے اُسے ترک کر دے تو اُس کے لئے ایک نیکی لکھ دو اور جب وہ نیکی کرنے کا ارادہ کرے اور ابھی اس پر عمل بھی نہ کیا ہو تب بھی اُس کے لئے ایک نیکی لکھ دو اور اگر وہ اس پر عمل کر لے تو اُس کے لئے دس گناہ سے سات سو گنا تک لکھو۔“

اسے امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۳/ ۴۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: قَالَ اللَّهُ عز وجل: إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ فَإِنْ عَمِلَهَا فَانْكُتُبُوهَا سَيِّئَةً وَإِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَانْكُتُبُوهَا حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَانْكُتُبُوهَا عَشْرًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے: جب میرا بندہ کسی گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اُس کے نامہ اعمال میں مت لکھو۔ پھر اگر وہ اس پر عمل کرے تو ایک گناہ لکھ دو اور اگر وہ نیکی کا ارادہ کرے اور اس نیکی کو نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھ دو اور اگر اس کے مطابق عمل کرے تو

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إذا همَّ العبد بحسنة كتبت وإذا همَّ بسَيِّئَةٍ لم تكتب، ۱/۱۱۷، الرقم: ۱۲۸، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۳۴۴، الرقم: ۱۱۱۸۱، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۱/۲۸۷، الرقم: ۲۰۵۵۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۴۲، الرقم: ۷۲۹۴، وابن منده في الإيمان، ۱/۴۹۱، الرقم: ۳۷۵، وأبو يعلى في المسند، ۱۱/۱۷۱، الرقم: ۶۲۸۲۔

دس نیکیاں لکھ دو۔“ اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

۴/۴۶ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللَّهُ ﷻ: إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبْتُهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمَلَهَا كَتَبْتُهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضِعْفٍ وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ أَكْتُبْهَا عَلَيْهِ فَإِنْ عَمَلَهَا كَتَبْتُهَا سَيِّئَةً وَاحِدَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ کسی نیک کام کا ارادہ کرتا ہے اور اُس پر عمل نہیں کرتا تو میں اُس کی ایک نیکی لکھ دیتا ہوں اور اگر وہ اس کے مطابق عمل کر لیتا ہے تو میں اُس کے لئے دس سے لے کر سات سو گنا تک نیکیاں لکھ دیتا ہوں۔ جب وہ گناہ کا ارادہ کرے اور اُس پر عمل نہ کرے تو میں اُسے نہیں لکھتا اور اگر اس گناہ پر عمل کرے تو صرف ایک گناہ ہی لکھتا ہوں۔“ اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۵/۴۷ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ مُحَمَّدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ

۴: أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ: الْإِيمَانِ، بَابُ: إِذَا هَمَّ الْعَبْدُ بِحَسَنَةٍ كَتَبْتُ وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ لَمْ تَكْتُبْ، ۱/۱۱۷، الرِّقْمُ: ۱۲۸، وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ، ۴/۲۷۵، الرِّقْمُ: ۷۶۲۴، وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ، وَابْنُ مَنْدَه فِي الْإِيمَانِ، ۱/۴۹۳، الرِّقْمُ: ۳۷۸، وَالِدَلِيمِي فِي مَسْنَدِ الْفَرْدَوْسِ، ۳/۱۷۳، الرِّقْمُ: ۴۴۶۳، وَزَيْنُ الدِّينِ فِي الْإِتْحَافَاتِ السَّنِيَّةِ، ۱/۱۸، الرِّقْمُ: ۲۱۔

۵: أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ: الْإِيمَانِ، بَابُ: إِذَا هَمَّ الْعَبْدُ بِحَسَنَةٍ كَتَبْتُ وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ لَمْ تَكْتُبْ، ۱/۱۱۷، الرِّقْمُ: ۱۲۹، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمَسْنَدِ، ۲/۳۱۵، الرِّقْمُ: ۸۱۵۱، وَهَمَّامُ بْنُ

اللَّهُ مُجِبُّكَ: إِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِي بِأَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً مَا لَمْ يَعْمَلْ فَإِذَا عَمَلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَإِذَا تَحَدَّثَ بِأَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَهُ مَا لَمْ يَعْمَلْهَا فَإِذَا عَمَلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ بِمِثْلِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَبِّ، ذَاكَ عَبْدُكَ يُرِيدُ أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً وَهُوَ أَبْصَرُ بِهِ فَقَالَ: ارْقُبُوهُ فَإِنْ عَمَلَهَا فَارْقُبُوهُمَا لَهُ بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا فَارْقُبُوهُمَا لَهُ حَسَنَةً إِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَّأِي. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ کسی نیکی کے لئے دل میں سوچتا ہے تو وہ اس نیکی کو ابھی کرتا نہیں کہ میں اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہوں اور جب وہ اس نیکی کو کر لیتا ہے تو میں اس کی دس نیکیاں لکھ دیتا ہوں۔ اور جب وہ کسی گناہ کے لئے سوچتا ہے تو جب تک وہ اس پر عمل نہ کرے میں بخش دیتا ہوں اور جب وہ گناہ کر لیتا ہے تو میں اس کا ایک گناہ ہی لکھتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! تیرا فلاں

..... منبه الصنعاني في الصحيفة، ٤١/١، الرقم: ٥٣، وأبو عوانة في

المسند، ٨١/١، الرقم: ٢٤٠، وابن حبان في الصحيح، ١٠٣/٢،

الرقم: ٣٧٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٨٩/٥، الرقم: ٧٠٤٥،

وأبو نعيم في مسند المستخرج، ١٩٨/١، الرقم: ٣٣٥، وابن حزم

في المحلى، ١٨/١۔

بندہ گناہ کا ارادہ رکھتا ہے (حالانکہ اللہ تعالیٰ کو اس بات کا خوب علم ہوتا ہے) اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: انتظار کرو اگر وہ گناہ کرے تو ایک گناہ لکھ دو اور اگر گناہ نہ کرے تو اس کے بدلہ میں ایک نیکی لکھ دو کیونکہ اس نے گناہ کو صرف میرے خوف کی وجہ سے چھوڑا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص صدقِ دل سے اسلام قبول کرتا ہے تو اس کی ایک نیکی کو دس سے لے کر سات سو گنا تک لکھا جاتا ہے اور اس کا گناہ صرف ایک ہی لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے آ ملتا ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٦/٤٨ . عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَقُولُ اللَّهُ ﻋَزَّ وَجَلَّ: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَأَزِيدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاؤُهُ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً وَمَنْ لَقِينِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ حَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقَيْتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَهَ وَ أَحْمَدُ وَ الْبَزَّازُ .

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذِّكْرُ وَالدَّعَاءُ وَالتَّوْبَةُ وَالِاسْتِغْفَارَ، باب: فضل الذِّكْرِ وَالدَّعَاءِ وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، ٤/٢٠٦٨، الرقم: ٢٦٨٧، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل العمل، ٢/١٢٥٥، الرقم: ٣٨٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٥٣، الرقم: ٢١٣٩٨، والبزار في المسند، ٩/٣٩٩، الرقم: ٣٩٩١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٥٦، وابن المبارك في الزهد، ١/٣٦٦، الرقم: ١٠٣٥، والنووي في رياض الصالحين، ١/١٢٤، الرقم: ١٢٤۔

”حضرت ابو ذر رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص ایک نیکی کرتا ہے اُسے اُس کی مثل دس گنا اجر ملتا ہے اور میں مزید اجر دیتا ہوں۔ جو شخص ایک برائی کرتا ہے اُسے صرف ایک برائی کی سزا ملتی ہے، یا میں اُسے بھی معاف کر دیتا ہوں اور جو بقدر ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں اُس سے بقدر ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو مجھ سے بقدر ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے میں اُس سے بقدر چار ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو شخص میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے میں اُس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں اور جو شخص تمام روئے زمین کے برابر گناہ کر کے مجھ سے ملے اور اس نے شرک نہ کیا ہو تو میں اُس سے اتنی ہی مغفرت کے ساتھ ملوں گا۔“

اسے امام مسلم، ابن ماجہ، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

## بَابُ فِي نَزْوَلِهِ تَعَالَى إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا وَنَدَائِهِ لِلْعِبَادِ

﴿اللہ تعالیٰ کا آسمان دنیا پر نزول فرمانے اور اپنے بندوں

کو نداء دینے کا بیان﴾

١/٤٩ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر رات اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی شان کے مطابق آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ تو وہ فرماتا ہے: کون ہے مجھ سے دعا کرنے والا تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے مجھ سے سوال کرنے والا کہ میں اسے عطا کروں؟ کون ہے مجھ سے استغفار کرنے والا تاکہ میں اس کی مغفرت کروں۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب: الدعوات، باب: الدعاء نصف اللیل، ٥/٢٣٣٠، الرقم: ٥٩٦٢، وأيضاً فی کتاب: التوحید، باب: قول اللہ تعالیٰ: یریدون أن یدلوا کلام اللہ، ٦/٢٧٢٣، الرقم: ٧٠٥٦، والعسقلانی فی فتح الباری، ١١/١٢٩، والعینی فی عمدة القاری، ١٩٩/٧۔

۲/۵۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يُنْزَلُ رَبُّنَا ﷻ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات (اپنی حسب شان) آسمان دنیا کی طرف نزول اجلا فرماتا ہے۔ رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو پکارتا ہے: کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کوئی ہے جو مجھ سے سوال کرے کہ میں اسے عطا کروں؟ کوئی ہے جو مجھ سے معافی چاہے کہ میں اسے بخش دوں؟“ اسے امام بخاری، ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۳/۵۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يُنْزَلُ اللَّهُ ﷻ إِلَى

- ۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: الدعاء في الصلاة من آخر الليل، ۳۸۴/۱، الرقم: ۱۰۹۴، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: منه، ۵۲۶/۵، الرقم: ۳۴۹۸، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الرد على الجهمية، ۲۳۴/۴، الرقم: ۴۷۳۳، والدارمي في السنن، ۴۱۳/۱، الرقم: ۱۴۷۹، والربيع في المسند، ۲۰۲/۱، الرقم: ۵۰۱۔
- ۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل والإجابة فيه، ۵۲۲/۱، الرقم: ۷۵۸، والترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في —

السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَمْضِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ فَيَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَاسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُضِيَءَ الْفَجْرُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات کا نصف یا اس کے دو تہائی حصے گزر جاتے ہیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ (اپنی شان کے لائق) آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے: کوئی ہے مانگنے والا کہ جسے میں عطا کروں، کوئی ہے دعا کرنے والا کہ جس کی دعا میں قبول کروں، کوئی ہے بخشش طلب کرنے والا کہ جسے میں بخش دوں حتیٰ کہ اسی طرح صبح ہو جاتی ہے۔“

٤/٥٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطَى هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهُ حَتَّى

..... نزول الرب تعالى إلى السماء الدنيا كل ليلة، ٣٠٧/٢، الرقم: ٤٤٦، وقال أبو عيسى: حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤١٩/٢، الرقم: ٩٤٢٦، والمقدسي في الترغيب في الدعاء، ٦٩/١، الرقم: ٣٠.

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب في الدعاء والذكر، ٥٢٢/١، الرقم: ٧٥٨، والنسائي في السنن الكبرى، ١٢٣/٦، الرقم: ١٠٣١٢، وأيضاً في عمل اليوم والليلة، ٣٣٩/١، الرقم: ٤٧٨، والطبراني في الدعاء، ٦٣/١، الرقم: ١٤٦، والبيهقي في فضائل الأوقات، ١٦٨/١، الرقم: ٥١.

يَنْفَجِرُ الصُّبْحُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات کا نصف یا اُس کے دو تہائی حصے گزر جاتے ہیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے: کوئی مانگنے والا ہے جسے میں عطا کروں۔ کوئی دعا کرنے والا ہے کہ جس کی دعا میں قبول کروں، کوئی بخشش طلب کرنے والا ہے کہ جسے میں بخش دوں حتیٰ کہ اسی طرح صبح ہو جاتی ہے۔“ اسے امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۵/۵۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: يَنْزِلُ اللَّهُ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا لِشَطْرِ اللَّيْلِ أَوْ لِثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ أَوْ يَسْأَلَنِي فَأُعْطِيَهُ ثُمَّ يَقُولُ: مَنْ يَقْرِضُ غَيْرَ عَدِيمٍ وَلَا ظَلُومٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نصف یا تہائی رات گزر جانے کے بعد آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے: ہے کوئی جو مجھ سے دعا مانگے اور میں اُس کی دعا قبول کروں یا مجھ سے سوال کرے اور میں اُسے عطا کروں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اُس ذات کو کون قرض دے گا جو نہ کبھی فنا ہوگی نہ کسی پر ظلم کرے گی۔“ اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب في الدعاء والذكر، ۱/۵۲۲، الرقم: ۷۵۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/۳، الرقم: ۴۴۲۸، وأبو عوانة في المسند، ۱/۱۲۷، الرقم: ۳۷۷، ۳۷۸، والمزي في تهذيب الكمال، ۲۶۱/۲۷-

٦/٥٤. عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَرَادَ ثَمَّ يَيْسُطُ يَدَيْهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: مَنْ يَفْرِضْ غَيْرَ عَدْوْمٍ وَلَا ظُلْمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اور اُس میں یہ اضافہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ پھیلا کر فرماتا ہے اُس کو کون قرض دے گا جو نہ کبھی فنا ہوگا اور نہ کبھی ظلم کرے گا۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٧/٥٥. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ اللَّهُ يُمَهِّلُ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ؟ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مہلت دیتا رہتا ہے حتیٰ کہ جب رات کا پہلا تہائی

٦: أخرجہ مسلم فی الصحیح، کتاب: صلاة المسافرین وقصرها، باب:

الترغیب فی الدعاء والذکر، ٥٢٢/١، الرقم: ٧٥٨۔

٧: أخرجہ مسلم فی الصحیح، کتاب: صلاة المسافرین وقصرها، باب:

الترغیب فی الدعاء والذکر، ٥٢٣/١، الرقم: ٧٥٨، والنسائی فی

السنن الکبری، ١٢٤/٦، الرقم: ١٠٣١٥، وأحمد بن حنبل فی

المسند، ٣٤/٣، الرقم: ١١٣١٣، وعبد بن حمید فی المسند،

٢٧٢/١، الرقم: ٨٦١، وابن أبي شیبة فی المصنف، ٧٢/٦، الرقم:

٢٩٥٥٦، وعبد الرزاق فی المصنف، ٤٤٤/١٠، الرقم: ١٩٦٥٤،

والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٣٧٠/٢٢، الرقم: ٩٢٧، وابن عبد البر

فی الاستذکار، ٦٨/٢۔

حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے: کوئی ہے بخشش طلب کرنے والا! کوئی ہے توبہ کرنے والا! کوئی ہے سوال کرنے والا! کوئی ہے دعا کرنے والا! حتیٰ کہ فجر کی پو پھوٹ پڑتی ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۸/۵۶. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ اللَّهُ إِلَيَّ السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَمْضِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ فَيَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَاسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُضِيَءَ الْفَجْرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ أَوْجِهٍ كَثِيرَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَنْزِلُ اللَّهُ ﷻ حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَهُوَ أَصْحُ الرِّوَايَاتِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر رات اللہ تعالیٰ کی (خاص) رحمت، رات کی پہلی تہائی کے آخر تک اُترتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بادشاہ ہوں، کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے اور میں اُسے قبول کروں؟ کون ہے

۸: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في نزول الرب ﷻ إلى السماء الدنيا كل ليلة، ۳۰۷/۲، الرقم: ۴۴۶، وابن حبان في الصحيح، ۲۰۱/۳، الرقم: ۹۲۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۲۵/۶، الرقم: ۱۰۳۱۹، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۴۴۰/۳، الرقم: ۷۵۲۔

جو مانگے اُسے عطا کروں، کون ہے جو بخشش مانگے میں اُسے بخش دوں؟ اور صبح صادق تک یہی کیفیت رہتی ہے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور حبان نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی دوسرے طرق سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات کا آخری تہائی باقی رہتا ہے اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہوتی ہے۔“ اور یہ روایت صحیح تر ہے۔

٩/٥٧ . عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ فَحَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبُقْعِ فَقَالَ: أَكُنْتُ تَخَافِينَ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ. فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ ﷻ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لَأَكْثَرِ مَنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمٍ كُلِّبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ حُمَيْدٍ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک رات میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو میں آپ کی تلاش میں نکلی کیا دیکھتی ہوں کہ آپ جنت البقیع میں ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تجھے ڈر ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کرے گا؟ میں

٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الصوم عن رسول اللہ ﷺ، باب: ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان، ١١٦/٣، الرقم: ٧٣٩، وابن ماجه فی السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فیها، باب: ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان، ٤٤٤/١، الرقم: ١٣٨٩، وعبد بن حمید فی المسند، ٤٣٧/١، الرقم: ١٥٠٩، والبیہقی فی شعب الإیمان، ٣٧٩/٣، الرقم: ٣٨٢٥، وأيضًا فی فضائل الأوقات، ١٣٠/١، الرقم: ٢٨، والحسینی فی البیان والتعریف، ١٩٣/١، الرقم: ٥٠٥۔

نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے سوچا شاید آپ کسی دوسری زوجہ کے ہاں تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات کو آسمان دنیا پر (جیسا کہ اُس کی شایانِ شان ہے) اُترتا ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کو بخشا ہے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۵۸ . عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِعَرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَأَعْفِرَ لَهُ أَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَارْزُقْهُ أَلَا مُبْتَلَى فَأَعْفِ فِيهِ أَلَا كَذَا أَلَا كَذَا حَتَّى يَطَّلَعَ الْفَجْرُ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه .

”حضرت علی رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو رات کو قیام کرو۔ دن میں روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات میں سورج غروب ہوتے ہی آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور فرماتا ہے: کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اُس کی مغفرت کروں، کون مجھ سے رزق طلب کرتا ہے کہ میں اُسے رزق دوں، کون بتلائے مصیبت ہے کہ میں اُسے عافیت دوں۔ اسی طرح صبح تک ندامت مند ہوتی رہتی ہے۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۰: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ۱/ ۴۴۴، الرقم: ۱۳۸۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/ ۳۷۸، الرقم: ۳۸۲۲، وأيضاً في فضائل الأوقات، ۱/ ۱۲۲، الرقم: ۲۴، والفاكهي في أخبار مكة، ۳/ ۸۴، الرقم: ۱۸۳۷، والدليمي في مسند الفردوس، ۱/ ۲۵۹، الرقم: ۱۰۰۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/ ۷۴، الرقم: ۱۵۵۰.

۱۱/۵۹ . عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَقَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَحَرَجْتُ أَطْلُبُهُ فَإِذَا هُوَ بِالْبُقَيْعِ رَافِعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، أَكُنْتِ تَخَافِينَ أَنَّ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ قَالَتْ: قَدْ قُلْتُ: وَمَا بِي ذَلِكَ وَلَكِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ. فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لَأَكْثَرِ مَنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمٍ كُلِّبٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ رَاهَوِيَه.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے ایک رات حضور نبی اکرم ﷺ کو (بستر مبارک پر موجود) نہ پایا، میں آپ ﷺ کی تلاش میں نکلی، دیکھا تو آپ ﷺ جنت البقیع میں تھے۔ آپ ﷺ کا سر آسمان کی جانب اٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تو اس بات کا خوف کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ تجھ پر ظلم کریں گے۔ میں نے عرض کیا: یہ بات نہیں بلکہ مجھے خیال ہوا تھا کہ آپ دوسری ازواج کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات کو آسمان دنیا کی جانب نزول فرما ہوتا ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کے گناہوں کی بخشش فرماتا ہے۔“

اسے امام ابن ماجہ، احمد اور ابن راہویہ نے روایت کیا ہے۔

۱۱: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ۱/ ۴۴۴، الرقم: ۱۳۸۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/ ۲۳۸، الرقم: ۲۶۰۶۰، وابن راہویہ في المسند، ۲/ ۳۲۶، الرقم: ۸۵۰، وعبد بن حميد في المسند، ۱/ ۴۳۷، الرقم: ۱۵۰۹، والحسيني في البيان والتعريف، ۱/ ۱۹۳، الرقم: ۵۰۵، والسيوطي في الدر المنثور، ۷/ ۴۰۲۔

۱۲/۶۰. عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب کو (آسمان دنیا پر) ظہور فرماتا ہے اور مشرک اور پچھل خور کے علاوہ سب کی بخشش فرما دیتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن حبان، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا

ہے۔

۱۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب:

ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ۱/۴۴۵، الرقم: ۱۳۹۰، وابن

حبان في الصحيح، ۱۲/۴۸۱، الرقم: ۵۶۶۵، والطبراني في

المعجم الأوسط، ۷/۳۶، الرقم: ۶۷۷۶، وابن أبي عاصم في السنة،

۱/۲۲۴، الرقم: ۵۱۲، والبيهقي في شعب الإيمان، ۵/۲۷۲، الرقم:

۶۶۲۸، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۸/۲۳۵۔

## بَابُ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى لِجَمِيعِ الْخَلْقِ حَتَّى الْعُصَاةِ وَالْمُذْنِبِينَ

﴿ تمام مخلوق یہاں تک کہ عاصیوں اور گنہگاروں کے لئے

بھی رحمتِ الہی کا بیان ﴾

۱/۶۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَبِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنْ الْوُلْدِ مَا قَبَلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو چوما تو آپ ﷺ کے پاس اُس وقت ایک صحابی اقرع بن

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: رحمة الولد  
وتقبيله ومعانقته، ۲۲۳۵/۵، الرقم: ۵۶۵۱، ومسلم في الصحيح،  
كتاب: الفضائل، باب: رحمة والعيال وتواضع هو فضل لك،  
۱۸۰۸/۴، الرقم: ۲۳۱۵، وابن حبان في الصحيح، ۲/۲، الرقم:  
۴۵۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲، الرقم: ۷۲۸۷،  
والبخاري في الأدب المفرد، ۱/۴۶، الرقم: ۹۱، ۹۹، والبيهقي في  
السنن الكبرى، ۷/۱۰۰، الرقم: ۱۳۳۵۴، والمنذري في الترغيب  
والترهيب، ۳/۱۴۲، الرقم: ۳۴۱۹۔

حالبس تمیمی بھی بیٹھے ہوئے تھے (یہ دیکھ کر) وہ بولے: (یا رسول اللہ!) میرے دس بیٹے ہیں میں نے تو کبھی اُن میں سے کسی کو نہیں چوما۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس کی طرف دیکھ کر فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔“  
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۶۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُقْبَلُ حُسَيْنًا، فَقَالَ: إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَلَدِ مَا فَعَلْتُ هَذَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ.  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت اقرع بن حالبس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا، تو عرض کیا: میرے دس بیٹے ہیں لیکن میں نے آج تک اُن میں سے کسی کے ساتھ بھی ایسا (پیارا بھرا برتاؤ) نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔“  
اسے امام بخاری اور ابوداؤد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: رحمة الولد  
وتقبيله ومعانفته، ۲۲۳۵/۵، الرقم: ۵۶۵۱، وأبو داود في السنن،  
كتاب: الأدب، باب: في قبلة الرجل ولده، ۳۵۵/۴، الرقم: ۵۲۱۸،  
وابن حبان في الصحيح، ۲۰۲/۲، الرقم: ۴۵۷، وأحمد بن حنبل في  
المسند، ۲۴۱/۲، الرقم: ۷۲۸۷، والبيهقي في السنن الكبرى،  
۱۰۰/۷، الرقم: ۱۳۳۵۴، والبخاري في الأدب المفرد، ۴۶/۱،  
الرقم: ۹۱۔

۳/۶۳. عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت جریر بن عبد اللہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔“  
اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۴/۶۴. عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ عز وجل. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت جریر بن عبد اللہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ عز وجل رحم نہیں کرے گا۔“  
اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تبارك وتعالى: قل ادعوا الله أو ادعوا الرحمن، ۶/۲۶۸، الرقم: ۶۹۴۱، وأيضاً في الأدب المفرد، ۱/۴۸، الرقم: ۹۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۱۴، الرقم: ۲۵۳۵۶، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲/۶۶، الرقم: ۸۹۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۴۱، الرقم: ۱۷۶۸۲۔

۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: رحمته الصبيان والعيال، ۴/۱۸۰، الرقم: ۲۳۱۹، والبخاري في الأدب المفرد، ۱/۴۸، الرقم: ۹۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۱۴، الرقم: ۲۵۳۵۶، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲/۶۶، الرقم: ۸۹۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۴۱، الرقم: ۱۷۶۸۲۔

۵/۶۵. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرَّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ ہر ایک معاملہ میں نرمی برتنے کو پسند فرماتا ہے۔“  
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۶/۶۶. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ

۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: الرفق في الأمر كُلِّهِ، ۲۲۴۲/۵، الرقم: ۵۶۷۸، وأيضاً في كتاب: الاستئذان، باب: كيف الرد على أهل الذمة بالسلام، ۲۳۰۸/۵، الرقم: ۵۹۰۱، وأيضاً في كتاب: الدعوات، باب: الدعاء على المشركين، ۲۳۴۹/۵، الرقم: ۶۰۳۲، ومسلم في الصحيح، كتاب: السلام، باب: النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام وكيف يرد عليهم، ۱۷۰۶/۴، الرقم: ۲۱۶۵، والترمذي في السنن، كتاب: الاستئذان عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في التسليم على أهل الذمة، ۶۰/۵، الرقم: ۲۷۰۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۰۲/۶، الرقم: ۱۰۲۱۳، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۱/۶، الرقم: ۹۸۳۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۷/۶، الرقم: ۲۴۱۳۶، والبخاري في الأدب المفرد، ۱۶۴/۱، الرقم: ۴۶۲، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۷۸/۳، الرقم: ۴۰۴۷۔

۷/۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: استئابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب: إذا عرض اليممي وغيره بسب النبي ﷺ ولم يصرح نحو قوله: السام عليكم، ۲۵۳۹/۶، الرقم: ۶۵۲۸، ومسلم في —

اللَّهُ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ.

۷/۶۷. وفي رواية: إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ وَيُحِبُّ الرَّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرَّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بیشک اللہ تعالیٰ نرمی سے سلوک کرنے والا ہے اور ہر ایک معاملہ میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔“

”اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی پر اتنا عطا فرماتا ہے کہ اتنا سختی پر بھی عطا نہیں کرتا۔“  
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۸/۶۸. عَنْ جَرِيرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ يُحْرِمِ الرَّفْقَ يُحْرِمِ

..... الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل الرفق،  
۲۰۰۳/۴، الرقم: ۲۵۹۳، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب،  
باب: في الرفق، ۲۵۴/۴، الرقم: ۴۸۰۷، وابن ماجه في السنن،  
كتاب: الأدب، باب: الرفق، ۱۲۱۶/۲، الرقم: ۳۶۸۸، ومالك في  
الموطأ، ۹۷۹/۲، الرقم: ۱۷۶۷، وأحمد بن حنبل في المسند،  
۱۱۲/۱، الرقم: ۹۰۲۔

۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل  
الرفق، ۲۰۰۳/۴، الرقم: ۲۵۹۲، وأبو داود في السنن، كتاب:  
الأدب، باب: في الرفق، ۲۵۵/۴، الرقم: ۴۸۰۹، وابن ماجه في  
السنن، كتاب: الأدب، باب: الرفق، ۱۲۱۶/۲۱، الرقم: ۳۶۸۷،  
وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۶۲/۴، وابن حبان في الصحيح،  
۳۰۸/۲، الرقم: ۵۹۸۔

الْخَيْرِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ .

”حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو زمی سے محروم ہو اوہ خیر سے محروم ہو گیا۔“

اسے امام مسلم، ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۹/۶۹ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ أَرْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمَكُمُ مَنْ فِي السَّمَاءِ. الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللَّهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيَسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمن بھی رحم فرماتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا (یعنی اللہ تعالیٰ) تم پر رحم فرمائے گا۔ رحم، رحمن سے مشتق ہے۔ جو اس کو ملائے گا اللہ تعالیٰ اُسے ملائے گا اور جو اُسے قطع کرے گا اللہ تعالیٰ سے اُس کا رشتہ ٹوٹ جائے گا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس کی تمام اسانید صحیح ہیں۔

۹: أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي السَّنَنِ، كِتَابُ: الْبِرِّ وَالصَّلَاةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،  
بَابُ: مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ النَّاسِ، ۳۲۳/۴، الرَّقْمُ: ۱۹۲۴، وَابْنُ أَبِي  
شَيْبَةَ فِي الْمَصْنَفِ، ۵/۲۱۴، الرَّقْمُ: ۲۵۳۵۵، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي  
الْمُسْنَدِ، ۲/۱۶۰، الرَّقْمُ: ۶۴۹۴، وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ، ۴/۱۷۵،  
الرَّقْمُ: ۷۲۷۴۔

۱۰/۷۰ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ:  
الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ. ارْحَمُوا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمَكُم مِّنْ فِي  
السَّمَاءِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ الْمُنْذَرِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَالَ ابْنُ قُدَامَةَ: هَذَا  
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمن بھی رحم فرماتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو، تم پر وہ رحم کرے گا جو آسمان میں ہے۔“

اسے امام ابوداؤد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابن قدامہ نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱/۷۱ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَيْنَمَا كَلَبُ

۱۰: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في الرحمة،  
۲۸۵/۴، الرقم: ۴۹۴۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۱۴/۵،  
الرقم: ۲۵۳۵۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴۱/۹، الرقم:  
۱۷۶۸۳، وأيضاً في شعب الإيمان، ۴۷۶/۷، الرقم: ۱۱۰۴۸، وابن  
قدامة في إثبات صفة العلو، ۴۵/۱، والديلمى في مسند الفردوس،  
۲۸۸/۲، الرقم: ۳۳۲۸، والمنذري في الترغيب والترهيب،  
۱۴۰/۳، الرقم: ۳۴۱۲۔

۱۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: أحاديث الأنبياء، باب: حديث  
الغار، ۱۲۷۹/۳، الرقم: ۳۲۸۰، ومسلم في الصحيح، كتاب:  
السلام، باب: فضل سقي البهائم المحترمة وإطعامها، ۱۷۶۱/۴۔

يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ  
فَنَزَعَتْ مَوْقَهَا فَسَقَّتَهُ فَعُفِّرَ لَهَا بِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک کتا کسی کنوئیں کے گرد گھوم رہا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ عنقریب پیاس سے مر جائے گا۔ اسی اثنا میں بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت کا ادھر سے گزر ہوا۔ اُس نے اپنا موزہ اُتارا اور اُس سے پانی نکال کر کتے کو پلا دیا۔ اُس کے اس عمل کی وجہ سے اُس کی مغفرت فرمادی گئی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۲/۷۲. عَنْ حُدَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: تَلَقَّتِ  
الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَقَالُوا: أَعْمَلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا  
قَالَ: لَا قَالُوا: تَذَكَّرُ قَالَ: كُنْتُ أَدَايِنُ النَّاسِ فَأَمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظَرُوا  
الْمَعْسِرَ وَيَتَجَوَّزُوا عَنِ الْمَوْسِرِ. قَالَ: قَالَ اللَّهُ ﷻ: تَجَوَّزُوا عَنْهُ.  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

..... الرقم: ۲۲۴۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۴/۸، الرقم: ۱۵۵۹۷،  
والنووي في رياض الصالحين، ۱/۵۰، الرقم: ۵۰، والعيني في عمدة  
القاري، ۱۶/۵۴، الرقم: ۷۶۴۳۔

۱۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساقاة، باب: فضل إنظار  
المعسر، ۳/۱۱۹۴، الرقم: ۱۵۶۰، والنسائي في السنن، كتاب:  
البيوع، باب: حسن المعاملة والرفق في المطالبة، ۷/۳۱۸، الرقم:  
۴۶۹۴، وأيضاً في السنن الكبرى، ۴/۶۰، الرقم: ۶۲۹۳، وأحمد  
بن حنبل في المسند، ۲/۳۶۱، الرقم: ۸۷۱۵، والدارمي في السنن،  
۲/۳۲۴، الرقم: ۲۵۴۶۔

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلی اُمتوں کے ایک شخص کا واقعہ ہے کہ (مرنے کے بعد) فرشتے اُس کی روح سے ملے اور پوچھا: کیا تم نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ فرشتوں نے کہا: یاد کرو، اُس نے کہا: میں لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے نوکروں سے کہتا تھا کہ مفلس کو مہلت دینا اور مالدار سے درگزر کرنا، اللہ ﷻ نے فرمایا: (اے فرشتو!) تم بھی اس سے درگزر کرو۔“

اسے امام مسلم، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۷۳ . عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دَخَلَتْ  
امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا وَلَمْ تَدْعُهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَاشِ  
الْأَرْضِ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں ڈالی گئی۔ اُس نے اُسے باندھ رکھا تھا لیکن نہ اُسے کھانے کو دیتی تھی اور نہ ہی چھوڑتی تھی کہ وہ کیڑے موڑے ہی کھا لیتی۔“

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: خمس من  
الدواب فواسق يقتلن في الحرم، ۳/۱۲۰۵، الرقم: ۳۱۴۰،  
والنسائي في السنن، كتاب: الكسوف، باب: نوع آخر، ۳/۱۳۷،  
الرقم: ۱۴۸۲، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر  
التوبة، ۲/۱۴۲۱، الرقم: ۴۲۵۶، وعبد الرزاق في المصنف،  
الرقم: ۲۸۴/۱۱، الرقم: ۲۰۵۴۹۔

۱۴/۷۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطْتَهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمْتَهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلْتَهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ هَزُلًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگئی، اُس نے ایک بلی کو باندھ کر رکھا، اُس کو نہ کھلایا، نہ پلایا اور نہ ہی اُس کو آزاد کیا کہ وہ حشرات الارض کو کھا لیتی حتیٰ کہ وہ بلی کمزوری کی وجہ سے مرگئی۔“ اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۵/۷۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ

۱۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: تحريم تعذيب الهرة ونحوها من الحيوان الذي لا يؤذى، ۴/۲۱۱۰، والنسائي في السنن، كتاب: الكسوف، باب: نوع آخر، ۳/۱۳۷، الرقم: ۱۴۸۲، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ۲/۱۴۲۱، الرقم: ۴۲۵۶، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۱/۲۸۴، الرقم: ۲۰۵۴۹۔

۱۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المساقاة، باب: فضل سقي الماء، ۲/۸۳۳، الرقم: ۲۲۳۴، وأيضاً في كتاب: المظالم والغضب، باب: الآبار على الطرق إذا لم يتأذ بها، ۲/۸۷۰، الرقم: ۲۳۳۴، وأبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم، ۳/۲۴، الرقم: ۲۵۵۰، ومالك في الموطأ، ۲/۹۲۹، الرقم: ۱۶۶۱۔

بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الشَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلَ الَّذِي بَلَغَ بِي فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٌ أَجْرٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی جا رہا تھا کہ اُسے سخت پیاس لگی۔ وہ ایک کنوئیں میں اُترا اور اُس سے پانی پیا جب باہر نکلا تو ایک کتے کو ہانپتے دیکھا جو پیاس کی وجہ سے مٹی چاٹ رہا تھا۔ اُس نے دل میں کہا کہ اسے بھی اسی طرح پیاس لگی ہوگی جیسے مجھے پیاس لگی تھی۔ اُس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا اور منہ میں لے کر نکلا اور کتے کو پانی پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کی یہ نیکی قبول کی اور اُسے بخش دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا جانوروں کی وجہ سے بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر جاندار پر ثواب ملتا ہے۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور مالک نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۷۶ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الشَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي، فَنَزَلَ الْبئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ

۱۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: السلام، باب: فضل سقي البهائم

المحترمة وإطعامها، ۴/ ۱۷۶۱، الرقم: ۲۲۴۵، وأحمد بن حنبل في

المسند، ۲/ ۵۱۷، الرقم: ۱۰۷۱۰، والنووي في شرحه على صحيح

مسلم، ۱۴/ ۲۴۲۔

مَاءً ثُمَّ أَمْسَكُهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ، فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ.  
قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ  
رَطْبَةٌ أَجْرٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص جا رہا تھا کہ اُسے راستے میں شدید پیاس لگی، اُس نے ایک کنواں دیکھا تو اُس کنویں میں اُتر کر پانی پیا، جب وہ کنویں سے نکلا تو اُس نے دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی وجہ سے کچھڑ چاٹ رہا ہے اور ہانپ رہا ہے، اُس شخص نے سوچا اس کتے کی بھی پیاس سے وہی حالت ہو رہی ہے جو (کچھ دیر قبل) میری ہو رہی تھی، پس وہ کنویں میں اُترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا، پھر اُس موزے کو منہ سے پکڑ کر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا، اللہ تعالیٰ نے اُس کی یہ نیکی قبول کی اور اُسے بخش دیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ان جانوروں میں بھی ہمارے لئے اجر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر تر جگر والے میں اجر ہے (یعنی ہر زندہ سے نیکی کرنے پر اجر ملتا ہے)۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۷/۷۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ

۱۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: السلام، باب: فضل سقي البهائم  
المحترمة وإطعامها، ۴/ ۱۷۶۱، الرقم: ۲۲۴۵، وأحمد بن حنبل في  
المسند، ۵۰۷/۲، الرقم: ۱۰۵۹۱، وأبو يعلى في المسند،  
۱۰/ ۴۲۳، الرقم: ۶۰۳۵، وابن حبان في الصحيح، ۲/ ۱۱۰، الرقم:  
۳۸۶، وابن عبد البر في التمهيد، ۱۴/ ۲۳۴، وأيضاً في الاستذكار،  
۸/ ۴۹۸، وابن قتيبة في غريب الحديث، ۲/ ۳۴۰۔

كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِنَرٍّ قَدْ أَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهُ بِمُوقِهَا فَعَفَّرَ لَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فاحشہ عورت نے گرمی کے دنوں میں ایک کتے کو ایک کنویں کے گرد چکر لگاتے دیکھا جس کی پیاس کی وجہ سے زبان باہر نکلی ہوئی تھی، اُس عورت نے اپنے موزے میں پانی لے کر اُس کتے کو پانی پلایا، تو اُس کی بخشش کر دی گئی۔“

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابویعلیٰ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۷۸ . عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ رَحِمَ

وَلَوْ ذَبِيحَةَ عَصْفُورٍ رَحِمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالبَيْهَقِيُّ وَالبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

وَقَالَ الهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرِجَالُهُ تَقَاتٌ.

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ایک چڑیا کو ذبح کرتے وقت بھی رحم کیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُسے بخش دے گا۔“

اس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور بخاری نے ”الادب المفرد“ میں روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام طبرانی نے ثقہ رجال کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۳۴/۸، الرقم: ۷۹۱۵،

والبیهقی فی شعب الإیمان، ۴۸۲/۷، الرقم: ۱۱۰۷۰، والبخاری فی

الادب المفرد، ۱/۱۳۸، الرقم: ۱۸۱۔

۱۹/۷۹. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ مَثَلَ بِالْحَيَوَانَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ .

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو جانور کے ناک کان وغیرہ کاٹے۔“  
اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۸۰. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ وَقَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً حَيَّةً يَرْمُونَهَا فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ مَثَلَ بِالْبِهَائِمِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ .

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک زندہ مرغی کو زمین میں گاڑ رکھا تھا اور اُس پر نشانہ بازی کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کے مثلہ کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔“ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۸۱. عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: خَرَجْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ

- ۱۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الذبائح والصيد، باب: ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة، ۲۱۰۰/۵، الرقم: ۵۱۹۶، والنسائي في السنن، كتاب: الضحايا، باب: النهي عن المجثمة، ۲۳۸/۷، الرقم: ۴۴۴۲، والدارمي في السنن، ۱۱۳/۲، الرقم: ۱۹۷۳، وابن حبان في الصحيح، ۴۳۴/۱۲، الرقم: ۵۶۱۷۔
- ۲۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۳/۲، الرقم: ۴۶۲۲۔
- ۲۱: أخرجه الدارمي في السنن، ۱۱۳/۲، الرقم: ۱۹۷۳، والحاكم في المستدرک، ۲۶۱/۴، الرقم: ۷۵۷۵، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲۹۶/۴۔

رضي الله عنهما في طريقي من طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَإِذَا غَلِمَةً يَرْمُونَ دَجَاجَةً فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ فَتَفَرَّقُوا فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ يُمَثِّلُ بِالْحَيَوَانِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مدینہ کی ایک راہ پر جا رہا تھا تو کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ لڑکے ایک مرغی کو باندھے اُس پر نشانہ بازی کر رہے ہیں۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟ (یہ سن کر) لڑکے بھاگ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے مثلہ کرنے والے پر لعنت بھیجی ہے۔“

اس حدیث کو امام داری، حاکم اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث امام بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

۲۲/۸۲. عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَلَيَّ الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَرَأَى غَلِمَانًا أَوْ فِتْيَانًا نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَقَالَ

..... والمناوي في فيض القدير، ۶/۳۸۸-

۲۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الذبائح والصيد، باب: ما يكره من المثلة والمصورة والمجتمعة، ۵/۲۱۰۰، الرقم: ۵۱۹۴، وأبو داود في السنن، كتاب: الضحايا، باب: في النهي أن تصبر البهائم والرفق بالذبيحة، ۳/۱۰۰، الرقم: ۲۸۱۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۷۱، الرقم: ۱۲۷۶۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۸۶/۹، الرقم: ۱۷۹۰۸-

أَنَسُ ﷺ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

”حضرت ہشام بن زیاد کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت حکم بن ایوب کی خدمت میں حاضر ہوا پس انہوں نے چند لڑکوں یا نوجوانوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو باندھ کر اُس پر تیر چلا رہے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔“

اسے امام بخاری اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۸۳. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي يَحْيَى رَابِطٌ دَجَاجَةٌ يَرْمِيهَا فَمَشَى إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبِالْغُلَامِ مَعَهُ فَقَالَ: ازْجُرُوا غُلَامَكُمْ عَنْ أَنْ يَصْبِرَ هَذَا الطَّيْرَ لِلْقَتْلِ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس گئے تو حضرت یحییٰ کی اولاد میں سے ایک لڑکے کو دیکھا کہ مرغی کو باندھ کر اُسے پتھر مار رہا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس کے پاس جا کر اُسے آزاد کیا۔ پھر مرغی اور اُس لڑکے کو ساتھ لے کر حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس گئے اور فرمایا: اپنے لڑکے کو تنبیہ کریں

۲۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الذبائح والصيد، باب: ما يكره من المثلة والمصبورة والمخثمة، ۵/۲۱۰۰، الرقم: ۵۱۹۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۹۴، الرقم: ۵۶۸۲، وأبو عوانة في المسند، ۵/۵۳، الرقم: ۷۷۶۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۳۳۴، الرقم:

-۱۹۲۶۸

کہ پرندے کو اس طرح بے بس نہ کیا کرے کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے: آپ ﷺ نے مویشی وغیرہ کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٤/٨٤ . عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَمَرُّوا بِفَيْتِيَةٍ أَوْ بِنَفَرٍ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَفَرَّقُوا عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ آپ کا گزر چند لڑکوں یا آدمیوں کے پاس سے ہوا جو ایک مرغی کو باندھ کر نشاندہ بازی کر رہے تھے۔ جب انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو منتشر ہو گئے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت فرمایا: یہ کام کس نے کیا ہے؟ بیشک حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس پر لعنت فرمائی ہے جو ایسا کام کرے۔“

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٨٥ . عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الذبائح والصيد، باب: ما يكره من المثلة والمصبورة والمجتمعة، ٥/٢١٠٠، الرقم: ٥١٩٦، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٢٢٩، الرقم: ٤١٢، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/١٦٢، الرقم: ١٣٦٧، والعسقلاني في الوقوف على الموقوف، ١/١٠٥، الرقم: ١٣٤۔

٢٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصيد، والذبائح وما يؤكل من —

بِفُتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُونَهُ وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِ  
الطَّيْرِ كُلِّ حَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَفَرَّقُوا، فَقَالَ  
ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هَذَا لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ  
اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”امام سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قریش کے چند جوانوں پر گذر ہوا جو ایک پرندے کو باندھ کر اُس پر تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے اور انہوں نے پرندے والے سے یہ طے کر لیا تھا کہ جس کا تیر نشانہ پر نہیں لگے گا وہ اُس کو کچھ دے گا، جب انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو ادھر ادھر ہو گئے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص اس طرح کرے اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، جو شخص کسی جاندار کو ہدف بنائے بلاشبہ اُس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے۔“ اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۸۶ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: نَزَعَ

..... الحیوان، باب: النهی عن صبر البهائم، ۳/۱۵۵۰، الرقم: ۱۹۵۸،  
والترمذی فی السنن، کتاب: الصيد عن رسول اللہ ﷺ، باب: ما  
جاء فی کراهیة أكل المصبورة، ۷۲/۴، الرقم: ۱۴۷۵، وَقَالَ أَبُو  
عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالنسائي فی السنن، کتاب:  
الضحایا، باب: النهی المحثمة، ۲۳۹/۷، الرقم: ۴۴۴۴، واین ماجه  
فی السنن، کتاب: الذبائح، باب: النهی عن صبر البهائم وعن المثلة،  
الرقم: ۱۰۶۳/۲، الرقم: ۳۱۸۷۔

۲۶: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب: الأدب، باب: فی إمطة الأذى عن  
الطریق، ۳۶۲/۴، الرقم: ۵۲۴۵، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۲۸۶، —

رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ غُصْنَ شَوْكٍ عَنِ الطَّرِيقِ إِمَّا كَانَ فِي شَجَرَةٍ  
فَقَطَعَهُ وَالْقَاهُ وَإِمَّا كَانَ مَوْضُوعًا فَأَمَاطَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ بِهَا فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حَبَانَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی نے قطعاً کوئی نیکی نہیں کی تھی سوائے ایک کانٹے دار ٹہنی کو راستے سے ہٹانے کے۔ شاید اُسے کسی نے درخت سے کاٹ کر پھینک دیا تھا یا کسی اور جگہ سے گری پڑی تھی۔ اُس کا اُسے (لوگوں کی) تکلیف کے باعث راہ سے ہٹانا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور اُس کی جگہ سے اُسے جنت میں داخل فرما دیا۔“ اسے امام ابو داؤد، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۸۷ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ نَهَى عَنِ  
النُّهْبَةِ وَالْمَثَلَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

”حضرت عبد اللہ بن یزید رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ لوٹ مار کرنے اور ناک کان وغیرہ اعضاء کاٹنے سے منع فرمایا۔“

..... الرقم: ۷۸۳۴، وابن حبان في الصحيح، ۲/۲۹۷، الرقم: ۵۴۰،  
والطبراني في المعجم الأوسط، ۳/۲۷۶، الرقم: ۳۱۳۳، والدليمي  
في مسند الفردوس، ۳/۹۹، الرقم: ۴۲۷۶۔

۲۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الذبائح والصيد، باب: ما يكره  
من المثلة والمصبورة والمحثمة، ۵/۲۱۰، الرقم: ۵۱۹۷، وأحمد  
بن حنبل في المسند، ۴/۳۰۷، الرقم: ۱۸۷۶۲، ۱۸۷۶۴، وابن  
الجعدي في المسند، ۱/۸۵، الرقم: ۴۷۶، وابن أبي شيبة في المصنف،  
۴/۴۸۱، الرقم: ۲۳۳۲۱، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۴/۱۳۷،  
الرقم: ۲۱۱۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۴/۱۲۴، الرقم: ۳۸۷۲۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۲۸/۸۸ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَاَنْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمْرَةً مَعَهَا فَرَحَانٍ فَاَخَذْنَا فَرَحِيهَا فَجَاءَتْ الْحُمْرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بَوْلِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةً نَمَلٍ قَدْ حَرَّفْنَاهَا فَقَالَ: مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ؟ قُلْنَا: نَحْنُ قَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذَّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت عبد اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ ہم نے اُس کے بچے پکڑ لئے تو چڑیا پر بچھانے لگی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے اسے اس کے بچوں کی وجہ سے تڑپایا ہے؟ اس کے بچے اسے لوٹا دو۔ آپ ﷺ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کس نے جلایا ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آگ کے ساتھ عذاب دینا، آگ (کو پیدا کرنے والے اس) کے رب کے سوا کسی کے لئے مناسب نہیں ہے۔“

اسے امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۲۸: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في كراهية حرق العدو بالنار، ۵۵/۳، الرقم: ۲۶۷۵، وأيضاً في كتاب: الأدب، باب: في قتل الذر، ۳۶۷/۴، الرقم: ۵۲۶۸، والذهبي في الكبائر، ۲۰۶/۱، والزيلعي في نصب الراية، ۴۰۷/۳، والنووي في رياض الصالحين، ۳۶۷/۱، الرقم: ۳۶۷۔

۲۹/۸۹. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ وَمَرَرْنَا بِشَجَرَةٍ فِيهَا فَرْخَا حُمْرَةٍ، فَأَخَذْنَا هُمَا. قَالَ: فَجَاءَتِ الْحُمْرَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ تَصِيحُ، فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِنَفْسِهَا؟ قَالَ: قُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: رُدُّوهُمَا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے، ہم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس میں چنڈول (ایک خوش آواز چڑیا) کے دو بچے تھے، ہم نے وہ دو بچے اٹھائے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ چنڈول حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں شکایت کرتے ہوئے حاضر ہوئی۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے اس چنڈول کو اس کے بچوں کی وجہ سے تکلیف دی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کیا: ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بچے اسے لوٹا دو۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۳۰/۹۰. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْزِلًا

۲۹: أخرجہ الحاکم فی المستدرک علی الصحیحین، ۲۶۷/۴، الرقم:

۷۵۹۹، والبیہقی فی دلائل النبوة، ۳۲۱/۱، والہناد فی الزہد،

۶۲۰/۲، الرقم: ۱۳۳۷، والجزری فی النہایة، ۱۲۱/۴۔

۳۰: أخرجہ أحمد بن حنبل فی المسند، ۳۹۶/۱، الرقم: ۳۷۶۳،

والطیالسی فی المسند، ۴۶/۱، الرقم: ۳۴۵، والفاکھی فی أخبار

مکة، ۱/۵، والہیثمی فی مجمع الزوائد، ۴/۴۔

فَانطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَجَاءَ وَقَدْ أَوْقَدَ رَجُلٌ عَلَى قَرْيَةٍ نَمَلٍ إِمَّا فِي الْأَرْضِ  
وَأَمَّا فِي شَجَرَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّكُمْ فَعَلَ هَذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ  
الْقَوْمِ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: اطْفِئْهَا اطْفِئْهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.  
وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک جگہ  
پڑاؤ ڈالا، پس آپ ﷺ اپنی کسی حاجت کے لئے تشریف لے گئے، دیکھا کہ کسی شخص  
نے زمین پر یا ایک درخت پر چیونٹیوں کے بل میں آگ لگا رکھی ہے۔ حضور نبی  
اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کس نے یہ کیا ہے؟ لوگوں میں سے ایک آدمی بولا: یا  
رسول اللہ! میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بجھاؤ، اسے بجھاؤ۔“

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اسے امام احمد نے صحیح  
رجال کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۳۱/۹۱. عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ مَا عَزُرُ  
بُنْ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، طَهَّرْنِي. فَقَالَ: وَيَحَاكَ  
ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا

۳۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحدود، باب: من اعترف على  
نفسه بالزنى، ۱۳۲۱/۳، الرقم: ۱۶۹۵، والنسائي في السنن  
الكبرى، ۲۷۶/۴، الرقم: ۷۱۶۳، والدارقطني في السنن، ۹۱/۳،  
الرقم: ۳۹، وأبو عوانة في المسند، ۱۳۴/۴، الرقم: ۶۲۹۲،  
والطبراني في المعجم الأوسط، ۱۱۷/۵، الرقم: ۴۸۴۳، والبيهقي  
في السنن الكبرى، ۲۱۴/۸، الرقم: ۱۶۷۰۵۔

رَسُولَ اللَّهِ، طَهَّرْنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَيَحْكُ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: طَهَّرْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ: فِيْمَ أَطَهَّرَكَ فَقَالَ: مِنَ الزَّنَى فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَبِهْ جُنُونٌ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ. فَقَالَ: أَشْرَبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنَكَّهَا فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرَنْيْتَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرَجَمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِ فِرْقَتَيْنِ قَائِلُ يَقُولُ: لَقَدْ هَلَكَ لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيبَتُهُ وَقَائِلُ يَقُولُ: مَا تُوْبَةُ أَفْضَلَ مِنْ تُوْبَةِ مَا عَزِرَ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ: اأْتَلْنِي بِالْحِجَارَةِ. قَالَ: فَلَبِثْنَا بِذَلِكَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُمْ جُلُوسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِمَاعَزِ بْنِ مَالِكٍ. قَالَ: فَقَالُوا: غَفَرَ اللَّهُ لِمَاعَزِ بْنِ مَالِكٍ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَقَدْ تَابَ تُوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ. قَالَ: ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأُرْدِ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهَّرْنِي فَقَالَ: وَيَحْكُ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوْبِي إِلَيْهِ. فَقَالَتْ: أَرَاكَ تُرِيدُ أَنْ تُرِدَّ دَنِي كَمَا رَدَّدْتَ مَاعَزِ بْنَ مَالِكٍ. قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَتْ: إِنَّهَا حُبْلَى مِنَ الزَّنَى. فَقَالَ: أَنْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ فَقَالَ لَهَا: حَتَّى تَضْعِي مَا فِي بَطْنِكَ. قَالَ: فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى وَضَعَتْ قَالَ: فَاتَى النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: قَدْ وَضَعَتِ الْعَامِدِيَّةُ. فَقَالَ: إِذَا لَا نَرَجُمُهَا

وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ  
إِلَيَّ رِضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ. قَالَ فَرَجَمَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالِدَارُ قُطَيْبِيُّ.

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری خرابی ہو، جاؤ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، اور توبہ کرو، انہوں نے پھر تھوڑی دیر بعد واپس آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسی طرح فرمایا، حتیٰ کہ چوتھی بار ان کے کہنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں کس چیز سے پاک کروں؟ انہوں نے عرض کیا: زنا سے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق پوچھا: کیا ان کا دماغ خراب ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں وہ پاگل نہیں ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا اس نے شراب پی ہے؟ ایک شخص نے کھڑے ہو کر ان کا منہ سونگھا تو شراب کی بدبو محسوس نہیں کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے زنا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو رجم کرنے کا حکم دیا، بعد میں حضرت ماعز کے متعلق لوگوں کی دو رائیں ہو گئیں، بعض کہتے تھے کہ حضرت ماعز ہلاک ہو گئے اور اس گناہ نے انہیں گھیر لیا اور بعض لوگ یہ کہتے تھے کہ حضرت ماعز کی توبہ سے کسی کی توبہ افضل نہیں ہے کیونکہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر عرض کیا: مجھے پتھروں سے مار ڈالیے، حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ دو، تین دن صحابہ میں یہی اختلاف رہا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے درآں حالیکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرنے کے بعد بیٹھ گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماعز بن مالک کے لئے استغفار کرو، صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ ماعز بن مالک کی مغفرت کرے، پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماعز نے ایسی توبہ کی ہے اگر اس کو تمام امت پر تقسیم کر دیا جائے تو اسے کافی ہوگی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبیلہ غامد سے جو ازد کی شاخ ہے ایک عورت آئی

اور کہنے لگی: یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری خرابی ہو، جاؤ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور توبہ کرو، وہ کہنے لگی میرا خیال ہے کہ آپ مجھے بھی اسی طرح واپس کر رہے ہیں جس طرح آپ نے ماعز بن مالک کو واپس کر دیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: وہ زنا سے حاملہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم خود؟ اس نے عرض کیا: جی! آپ ﷺ نے فرمایا: تم وضع حمل تک رک جاؤ۔ حضرت بریدہ کہتے ہیں پھر ایک انصاری شخص نے اس کی خبر گیری اپنے ذمہ لے لی حتیٰ کہ اس کا وضع حمل ہو گیا، حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ پھر وہ (انصاری) حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ غامدیہ کا وضع حمل ہو گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہم اس حال میں اس کو رجم نہیں کریں گے کہ اس کا بچہ چھوٹا ہو اور اسے دودھ پلانے والا کوئی نہ ہو، پھر ایک انصاری نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسے دودھ پلوانا میرے ذمہ ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے اس عورت کو رجم کر دیا۔“

اسے امام مسلم، نسائی اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

۳۲/۹۲ . عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزَّوْنَى فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَيَّ فِدَعَا نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَلِيَّهَا فَقَالَ: أَحْسِنُ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ

۳۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحدود، باب: من اعترف على نفسه بالزنى، ۳/۱۳۲۴، الرقم: ۱۶۹۶، والدارمي في السنن، ۲/۲۳۵، الرقم: ۲۳۲۵، والطبراني في المعجم الأوسط، ۵/۱۱۷، الرقم: ۴۸۴۳، والمزي في تهذيب الكمال، ۳۴/۳۲۵، الرقم: ۷۶۵۴، والشوكاني في نيل الأوطار، ۷/۲۸۰، وابن حزم في المحلى، ۱۱/۱۲۷۔

فَاتَنِي بِهَا فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَشَكَتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا  
فَرَجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَقَدْ زَنَتْ  
فَقَالَ: لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُوسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسَعَتْهُمْ  
وَهَلْ وَجَدَتْ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ تَعَالَى.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالدَّارِمِيُّ.

”حضرت عمران بن حصین ؓ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت  
رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی درآں حالیکہ وہ زنا سے حاملہ تھی، اس نے عرض  
کیا: یا نبی اللہ! میں نے لائق حد جرم کیا ہے، آپ مجھ پر حد قائم کیجئے، حضور نبی اکرم ﷺ  
نے اس کے سر پرست کو بلایا اور فرمایا: اس کی اچھی طرح نگہداشت کرنا اور جب اس کا  
وضع حمل ہو جائے تو اسے میرے پاس لے کر آنا، اس نے ایسا ہی کیا، پھر حضور نبی  
اکرم ﷺ نے اس کے کپڑے کس کر باندھنے کا حکم دیا (تاکہ اس کی بے پردگی نہ ہو)  
پھر آپ ﷺ کے حکم سے اسے رجم کر دیا گیا، پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ  
پڑھائی، حضرت عمر ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں  
حالانکہ یہ زانیہ ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کو مدینہ کے  
ستر آدمیوں پر تقسیم کیا جائے تو انہیں کافی ہوگی، اور کیا تم نے اس سے افضل کوئی توبہ دیکھی  
ہے کہ اس (توبہ کرنے والے) نے اللہ کے لئے اپنی جان دے دی ہو!“

اسے امام مسلم اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

## مصادر التخریج

١. القرآن الحكيم-
٢. احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٤-٢٤١هـ / ٧٨٠-٨٥٥ع) - المسند - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣٩٨هـ / ١٩٧٨ع -
٣. ازدي، ربيع بن حبيب بن عمر بصري - الجامع الصحيح مسند الإمام الربيع بن حبيب - بيروت، لبنان: دار الحكمة، ١٤١٥هـ -
٤. اصمباني، اسماعيل بن محمد بن الفضل التيمي (٤٥٧-٥٣٥هـ) - دلائل النبوة - رياض، سعودي عرب: دار طيبة، ١٤٠٩هـ -
٥. الباني، محمد ناصر الدين (١٣٣٣-١٤٢٠هـ / ١٩١٤-١٩٩٩ع) - سلسلة الأحاديث الصحيحة - عمان، المكتب الاسلامي -
٦. الباني، محمد ناصر الدين (١٣٣٣-١٤٢٠هـ / ١٩١٤-١٩٩٩ع) - ظلال الجنة في تخریج السنة لابن أبي عاصم - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٤٠٠هـ -
٧. اندي، عمر بن علي بن احمد الواديشي (٧٢٣-٨٠٤هـ) - تحفة المحتاج إلى أدلة المحتاج - مكة المكرمة، سعودي عرب: دار حراء، ١٤٠٦هـ -
٨. بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٤-٢٥٦هـ / ٨١٠-٨٧٠ع) - الأدب المفرد - بيروت، لبنان: دار البشائر الاسلاميه، ١٤٠٩هـ / ١٩٨٩ع -

٩. بخارى، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٤-٢٥٦هـ / ٨١٠-٨٧٠ع) - التاريخ الكبير - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -
١٠. بخارى، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٤-٢٥٦هـ / ٨١٠-٨٧٠ع) - الصحيح - بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١هـ / ١٩٨١ع -
١١. بزار، ابو بكر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصري (٢١٠-٢٩٢هـ / ٨٢٥-٩٠٥ع) - المسند بيروت، لبنان: ١٤٠٩هـ -
١٢. بغوي، ابو محمد حسين بن مسعود بن محمد (٤٣٦-٥١٦هـ / ١٠٤٤-١١٢٢ع) - شرح السنة - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٤٠٣هـ / ١٩٨٣ع -
١٣. بقاعي، برهان الدين ابى الحسن ابراهيم عمر (٨٦٥هـ / ١٤٨٠ع) - نظم الدرر في تناسب الآيات والسور - حيدر آباد دكن، انديا: دائرة المعارف العثمانية، ١٤٠٦هـ / ١٩٨٦ع -
١٤. بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن على بن عبد الله بن موسى (٣٨٤-٤٥٨هـ / ٩٩٤-١٠٦٦ع) - الأربعون الصغرى - بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، ١٤٠٨ع -
١٥. بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن على بن عبد الله بن موسى (٣٨٤-٤٥٨هـ / ٩٩٤-١٠٦٦ع) - الاعتقاد - بيروت، لبنان، دار الآفاق الجديد، ١٤٠١هـ -
١٦. بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن على بن عبد الله بن موسى (٣٨٤-٤٥٨هـ / ٩٩٤-١٠٦٦ع) - دلائل النبوة - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٠٥هـ / ١٩٨٥ع -
١٧. بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن على بن عبد الله بن موسى (٣٨٤-٤٥٨هـ / ٩٩٤-١٠٦٦ع) -

- ۱۰۶۶- (السنن الصغرى - مدينة منوره، سعودى عرب: مکتبه الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء -
- ۱۸ . بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴- ۱۰۶۶ء)۔ السنن الكبرى - مکہ مکرمہ، سعودى عرب: مکتبه دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء -
- ۱۹ . بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴- ۱۰۶۶ء)۔ السنن الكبرى - مدينة منوره، سعودى عرب: مکتبه الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء -
- ۲۰ . بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴- ۱۰۶۶ء)۔ شعب الإیمان - بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء -
- ۲۱ . بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴- ۱۰۶۶ء)۔ فضائل الأوقات - مکة المکرمه، سعودى عرب: مکتبه المناره، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء -
- ۲۲ . ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمیٰ (۲۱۰-۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ السنن - بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء -
- ۲۳ . ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحکیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱-۷۲۸ھ/ ۱۲۶۳- ۱۳۲۸ء)۔ مجموع الفتاوى - مکتبه ابن تیمیہ -
- ۲۴ . ابن جارود، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (۳۰۷ھ)۔ المنتقى من السنن المسندة - بیروت، لبنان: مؤسسه الکتاب الثقافیه، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۸۸ء -

٢٥. جرجاني، ابو قاسم حمزه بن يوسف (٤٢٨ هـ) - تاريخ جرجان - بيروت، لبنان: عالم الكتب، ١٤٠١ هـ / ١٩٨١ هـ -
٢٦. جزري، ابو السعادات المبارك بن محمد (٥٤٤-٦٠٦ هـ) - النهاية في غريب الأثر - بيروت، لبنان: المكتبة العلمية، ١٣٩٩ هـ -
٢٧. ابن الجعد، ابوالحسن علي بن جعد بن عبيد هاشمي (١٣٣-٢٣٠ هـ / ٧٥٠-٨٤٥ هـ) - المسند - بيروت، لبنان: مؤسسه نادر، ١٤١٠ هـ / ١٩٩٠ هـ -
٢٨. ابن جوزي، ابو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد بن علي بن عبيد الله (٥١٠ هـ / ١١١٦-١٢٠١ هـ) - صفوة الصفوة - بيروت، لبنان، دارالكتب العلمية، ١٤٠٩ هـ / ١٩٨٩ هـ -
٢٩. جهضمي، ابن اسحاق، اسماعيل بن اسحاق المالكي (١٩٩-٢٨٢ هـ) - فضل الصلاة على النبي ﷺ - مدينة منوره، سعودي عرب: دار المدينة المنوره، ١٤٢١ هـ / ٢٠٠٠ هـ -
٣٠. ابن ابي حاتم، عبد الرحمن بن محمد بن ادريس ابو محمد الرازي التميمي (٢٤٠ هـ / ٣٢٧ هـ) - تفسير القرآن العظيم - صيدا، المكتبة العصرية -
٣١. حارث، ابن ابي اسامه (١٨٦-٢٨٢ هـ) - بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث - مدينة منوره، سعودي عرب: مركز خدمة السنة والسيره النبويه، ١٤١٣ هـ / ١٩٩٢ هـ -
٣٢. حاكم، ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد (٣٢١-٤٠٥ هـ / ٩٣٣-١٠١٤ هـ) - المستدرک على الصحيحين - مکه، سعودي عرب: دار الباز للنشر والتوزيع -
٣٣. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠-٣٥٤ هـ / ٨٨٤ هـ / ٩٦٥ هـ) - الثقات - بيروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٥ هـ -

٣٤. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠-٣٥٤هـ/٨٨٤-٩٦٥ع) - الصحيح - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤١٤هـ/١٩٩٣ع -
٣٥. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣-٨٥٢هـ/١٣٧٢-١٤٤٩ع) - الإصابة في تمييز الصحابة - بيروت، لبنان: دار الجيل، ١٤١٢هـ/١٩٩٢ع -
٣٦. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣-٨٥٢هـ/١٣٧٢-١٤٤٩ع) - تعليق التعليق على صحيح البخاري - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي + عمان، الأردن: دار عمار، ١٤٠٥هـ -
٣٧. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣-٨٥٢هـ/١٣٧٢-١٤٤٩ع) - تلخيص الحبير في أحاديث الرافعي الكبير - مدينة منوره، سعودى عرب، ١٣٨٤هـ/١٩٦٤ع -
٣٨. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣-٨٥٢هـ/١٣٧٢-١٤٤٩ع) - تهذيب التهذيب - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤٠٤هـ/١٩٨٤ع -
٣٩. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣-٨٥٢هـ/١٣٧٢-١٤٤٩ع) - الدراية في تخریج أحاديث الهداية - بيروت، لبنان: دار المعرفة -
٤٠. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣-٨٥٢هـ/١٣٧٢-١٤٤٩ع) - فتح الباري شرح صحيح البخاري - لاهور، پاکستان: دار نشر الكتب الاسلاميه، ١٤٠١هـ/١٩٨١ع -
٤١. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣-٨٥٢هـ/١٣٧٢-١٤٤٩ع) -

- ١٣٧٢-١٤٤٩هـ). لسان الميزان- بيروت، لبنان، مؤسسة الأعلمی المطبوعات ١٤٠٦هـ/ ١٩٨٦هـ.
٤٢. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢هـ/ ١٣٧٢-١٤٤٩هـ). المطالب العالیة- بیروت، لبنان: دار المعرفیة، ١٤٠٧هـ/ ١٩٧٨هـ.
٤٣. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢هـ/ ١٣٧٢-١٤٤٩هـ). الوقوف علی الموقوف- بیروت، لبنان: مؤسسة الرساله، ١٤٠٦هـ.
٤٤. ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید أندلسی (٣٨٤-٤٥٦هـ/ ٩٩٤-١٠٦٤هـ). حجة الوداع- الرياض، سعودی عرب: بیت الأفكار الدولیة، ١٩٩٨هـ.
٤٥. ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید أندلسی (٣٨٤-٤٥٦هـ/ ٩٩٤-١٠٦٤هـ). المحلی- بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیة.
٤٦. حسام الدین هندی، علاء الدین علی متقی (٩٧٥هـ). كنز العمال- بیروت، لبنان: مؤسسة الرساله، ١٣٩٩هـ/ ١٩٧٩هـ.
٤٧. حسینی، ابراهیم بن محمد (١٠٥٤-١١٢٠هـ). البیان والتعریف- بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ١٤٠١هـ.
٤٨. حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر- نوادر الأصول فی أحادیث الرسول- بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٩٩٢هـ.
٤٩. حموی، ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ (٦٢٦هـ). معجم البلدان- بیروت، لبنان: دار الفکر.

٥٠. حمیدی، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (٢١٩ھ/٤٨٣٤ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ الممتنی۔
٥١. حنبلی، شمس الدین محمد بن احمد بن عبد الہادی (٧٤٤ھ)۔ تنقیح تحقیق أحادیث التعلیق۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٨ء۔
٥٢. ابن حیان، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الأنصاری (٢٧٤-٣٦٩ھ)۔ طبقات المحدثین بأصبهان والواردین علیہا۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤١٢ھ۔
٥٣. ابن حیان، عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان اصہبانی، ابو محمد (٢٧٤-٣٦٩ھ)۔ العظمة۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ١٤٠٨ھ۔
٥٤. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (٢٢٣-٣١١ھ/٨٣٨-٩٢٤ء)۔ الصحيح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/١٩٧٠ء۔
٥٥. خطابی، ابو سلیمان حمد بن محمد بن ابراہیم البستی (٣١٩-٣٨٨ھ)۔ غریب الحدیث۔ مکتبۃ المکرّمہ، سعودی عرب: جامعۃ أم القرى، ١٤٠٢ھ۔
٥٦. خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢-٤٦٣ھ/١٠٠٢-١٠٧١ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
٥٧. خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢-٤٦٣ھ/١٠٠٢-١٠٧١ء)۔ موضح أوہام الجمع والتفریق۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ١٤٠٧ء۔
٥٨. خطیب تبریزی، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (٧٤١ھ)۔ مشکاة المصابیح۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٤ھ/٢٠٠٣ء۔
٥٩. خلال، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، ابو بکر (٣٣٤-٣١١ھ)۔ السنۃ۔

رياض، سعودي عرب: ١٤١٠ هـ

٦٠. دارمي، ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن (١٨١-٢٥٥ هـ/٧٩٧-٨٦٩ ع). السنن- بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، ١٤٠٧ هـ-
٦١. دارقطني، ابو الحسن علي بن عمر بن احمد بن مهدي بن مسعود بن نعمان (٣٠٦-٣٨٥ هـ/٩١٨-٩٩٥ ع). السنن- بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٣٨٦ هـ/١٩٦٦ ع-
٦٢. ابو داود، سليمان بن اشعث سميتاني (٢٠٢-٢٧٥ هـ/٨١٧-٨٨٩ ع). السنن- بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤١٤ هـ/١٩٩٤ ع-
٦٣. ابن ابي الدنيا، ابو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد القرشي (٢٠٨-٢٨١ هـ). الأولياء- بيروت، لبنان: مؤسسة الكتب الثقافية، ١٤١٣ هـ-
٦٤. ابن ابي الدنيا، ابو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد القرشي (٢٠٨-٢٨١ هـ). العيال- الدمام، سعودي عرب: دار ابن القيم، ١٤١٠ هـ-
٦٥. ديلمي، ابو شجاع شيرويه بن شهردار بن شيرويه الديلمي الهمداني (٤٤٥-٥٠٩ هـ/١٠٥٣-١١١٥ ع). مسند الفردوس- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٩٨٦ ع-
٦٦. ذهبي، شمس الدين محمد بن احمد الذهبي (٦٧٣-٧٤٨ هـ). ميزان الاعتدال في نقد الرجال- بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، ١٩٩٥ ع-
٦٧. ذهبي، شمس الدين محمد بن احمد الذهبي (٦٧٣-٧٤٨ هـ). سير أعلام النبلاء- بيروت، لبنان، مؤسسة الرسالة، ١٤١٣ هـ-
٦٨. ذهبي، شمس الدين محمد بن احمد الذهبي (٦٧٣-٧٤٨ هـ). الكبائر- بيروت، لبنان، دار الندوة الجديدة-

٦٩. الرازی، تمام بن محمد ابو القاسم (٣٣٠-٤١٤هـ)۔ الفوائد۔ الرياض: مکتبة الرشد، ١٤١٢هـ۔
٧٠. ابن راهویہ، ابو یعقوب إسحاق بن إبراهيم بن مخلد بن إبراهيم بن عبدالله (١٦١-٢٣٧هـ/٧٧٨-٨٥١ع)۔ المسند۔ مدینة منورہ، سعودی عرب: مکتبة الایمان، ١٤١٢هـ/١٩٩١ع۔
٧١. زرعی، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب (٦٩١-٧٥١هـ)۔ حاشیة ابن قیم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیة، ١٤١٥هـ/١٩٩٥ع۔
٧٢. زرقانی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری أزهری مالکی (١٠٥٥-١١٢٢هـ/١٦٤٥-١٧١٠ع)۔ شرح المواهب اللدنیة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیة، ١٤١٧هـ/١٩٩٦ع۔
٧٣. زحتری، جار اللہ محمد بن عمر بن محمد خوارزمی (٤٢٧-٥٣٨هـ)۔ الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل۔ قاهرہ، مصر: ١٣٧٣هـ/١٩٥٣ع۔
٧٤. زیلعی، ابو محمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف حنفی (٧٦٢هـ)۔ تخریج الأحادیث والآثار۔ ریاض، سعودی عرب، دار ابن خزیمة، ١٤١٤هـ۔
٧٥. زیلعی، ابو محمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف حنفی (٧٦٢هـ)۔ نصب الرایة لأحادیث الهدایة۔ مصر، دار الحدیث، ١٣٥٧هـ۔
٧٦. زین الدین، عبد الرؤوف بن تاج العارثین ابن علی بن زین العابدین (١٠٣١هـ)۔ الاتحافات السنیة بالأحادیث القدسیة۔ بیروت، لبنان: مکتبة مؤسسه الرساله۔
٧٧. سرايا، محمد بن محمد بن علی بن همام بن راجی اللہ بن داود (٦٧٧-٧٤٥هـ)۔ سلاح

- المؤمن في الدعاء- دمشق/ لبنان: دار ابن كثير، ١٤١٤هـ/ ١٩٩٣ع-
٧٨. ابن سعد، ابو عبد الله محمد (١٦٨- ٢٣٠هـ/ ٧٨٤- ٨٤٥ع)- الطبقات الكبرى- بيروت، لبنان: دار بيروت للطباعة والنشر، ١٣٩٨هـ/ ١٩٧٨ع-
٧٩. سهدوي، نور الدين علي بن احمد المصري (٩١١هـ)- وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى ﷺ- مصر: مطبعة السعادة، ١٣٧٣هـ/ ١٩٥٤ع-
٨٠. ابن السني، احمد بن محمد الدينوري (٢٨٤- ٣٦٤هـ)- عمل اليوم والليلة- بيروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤٢٥هـ/ ٢٠٠٤ع-
٨١. سيوطي، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (٨٤٩- ٩١١هـ/ ١٤٤٥- ١٥٠٥ع)- الجامع الصغير في أحاديث البشير النذير- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -
٨٢. سيوطي، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (٨٤٩- ٩١١هـ/ ١٤٤٥- ١٥٠٥ع)- الدر المنثور في التفسير بالمأثور- بيروت، لبنان: دار المعرفة-
٨٣. سيوطي، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (٨٤٩- ٩١١هـ/ ١٤٤٥- ١٥٠٥ع)- الدياتح على صحيح مسلم- الخبر، سعودي عرب: دار ابن عقان، ١٤١٦هـ/ ١٩٩٦ع-
٨٤. سيوطي، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (٨٤٩- ٩١١هـ/ ١٤٤٥- ١٥٠٥ع)- شرح على سنن النسائي- حلب، شام: مكتب المطبوعات الإسلامية، ١٤٠٦هـ/ ١٩٨٦ع-
٨٥. شافعي، ابو عبد الله محمد بن ادريس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشي (١٥٠- ٢٠٤هـ/ ٧٦٧- ٨١٩ع)- المسند- بيروت لبنان: دار الكتب العلمية

٨٦. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (١١٧٣-١٢٥٠ھ/١٧٦٠-١٨٣٤ع)۔ نیل الأوطار شرح منتهی الأخبار۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٢ھ/١٩٨٢ع
٨٧. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (١١٧٣-١٢٥٠ھ/١٧٦٠-١٨٣٤ع)۔ فتح القدير۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٢ھ/١٩٨٢ع۔
٨٨. شیبانی، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦-٢٨٧ھ/٨٢٢-٩٠٠ع)۔ الاحاد والمثاني۔ ریاض، سعودی عرب: دار الراية، ١٤١١ھ/١٩٩١ع۔
٨٩. ابن ابی شیبہ، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩-٢٣٥ھ/٧٧٦-٨٤٩ع)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشید، ١٤٠٩ھ۔
٩٠. صالحی، ابوعبد اللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف شامی (٩٤٢ھ/١٥٣٦ع)۔ سبل الهدی والرشاد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٤ھ/١٩٩٣ع۔
٩١. صنعانی، محمد بن اسماعیل الامیر (م ٧٧٣-٨٥٢ھ)۔ سبل السلام شرح بلوغ المرام۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٣٧٩ھ۔
٩٢. ضیاء مقدسی، محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبدالرحمن بن اسماعیل بن منصور حنبلی (٥٦٩-٦٤٣ھ/١١٧٣-١٢٤٥ع)۔ فضائل الأعمال۔ القاہرہ، مصر: دار الفکر العربی۔
٩٣. طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ عرفان القرآن۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔ ١٤٢٦ھ/٢٠٠٥ع۔
٩٤. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر النخعی (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٧٣-٩٧١ع)۔ کتاب الدعاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢١ھ/٢٠٠١ع۔

- ٩٥ . طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ١٧٣-٩٧١ع) - مسند الشاميين - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤٠٥هـ/ ١٩٨٤ع -
- ٩٦ . طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ١٧٣-٩٧١ع) - المعجم الأوسط - رياض، سعودي عرب: مكتبة المعارف، ١٤٠٥هـ/ ١٩٨٥ع -
- ٩٧ . طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ١٧٣-٩٧١ع) - المعجم الصغير - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٠٣هـ/ ١٩٨٣ع -
- ٩٨ . طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ١٧٣-٩٧١ع) - المعجم الكبير - موصل، عراق: مطبعة الزهراء الحديثة -
- ٩٩ . طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ١٧٣-٩٧١ع) - المعجم الكبير - قاهره، مصر: مكتبة ابن تيميه -
- ١٠٠ . طبري، ابو جعفر محمد بن جرير بن يزيد (٢٢٤-٣١٠هـ/ ٨٣٩-٩٢٣ع) - تاريخ الأمم والملوك - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٠٧هـ -
- ١٠١ . طبري، ابو جعفر محمد بن جرير بن يزيد (٢٢٤-٣١٠هـ/ ٨٣٩-٩٢٣ع) - تهذيب الآثار - قاهره، مصر: مطبعة المدني -
- ١٠٢ . طبري، ابو جعفر محمد بن جرير بن يزيد (٢٢٤-٣١٠هـ/ ٨٣٩-٩٢٣ع) - جامع البيان عن تأويل أي القرآن - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤٠٥هـ -
- ١٠٣ . طحاوي، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامه بن سلمه بن عبد الملك بن سلمه (٢٢٩- ٣٢١هـ/ ٨٥٣-٩٣٣ع) - شرح معاني الآثار - بيروت، لبنان: دار الكتب

- العالمیہ، ۱۳۹۹ھ۔
۱۰۴. طیاسی، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳-۲۰۴ھ/۷۵۱-۸۱۹ع)۔  
المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔
۱۰۵. ابن ابی عاصم، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/۸۲۲-۹۰۰ع)۔ الأوائل۔ الکویت: دار الخلفاء للكتاب۔
۱۰۶. ابن ابی عاصم، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/۸۲۲-۹۰۰ع)۔ السنۃ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔
۱۰۷. عبد الاعلیٰ بن مسہر بن عبد الاعلیٰ ابو مسہر (۱۴۰-۲۱۸ھ)۔ نسخۃ اُبی مسہر۔  
طنطا: مکتبہ دار الصحابہ، ۱۴۱۰ھ۔
۱۰۸. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/۹۷۹-۱۰۷۱ع)۔ الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب۔ بیروت، لبنان: دار الجیل،  
۱۴۱۲ھ۔
۱۰۹. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/۹۷۹-۱۰۷۱ع)۔ التمهید۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون  
الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔
۱۱۰. عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکیسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ع)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر:  
مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ع۔
۱۱۱. عبد الرزاق، ابوبکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/۷۴۴-۸۲۶ع)۔  
المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔
۱۱۲. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/۹۷۹-

- ١٠٧١ع) - الاستذكار - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ٢٠٠٠ع -
١١٣. ابن عدى، عبد الله بن عدى بن عبد الله بن محمد ابو احمد الجرجاني (٢٧٧هـ - ٣٦٥هـ) - الكامل في ضعفاء الرجال - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤٠٩هـ/١٩٨٨ع -
١١٤. ابن عساکر، ابوقاسم علی بن حسن بن هبة الله بن عبد الله بن حسين دمشقي (٤٩٩ع - ٥٧١هـ/١١٠٥ - ١١٧٦ع) - تاريخ مدينة دمشق (المعروف ب: تاريخ ابن عساکر) - بيروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٢١هـ/٢٠٠١ع -
١١٥. عظیم آبادی، ابو الطیب محمد شمس الحق - عون المعبود شرح سنن أبي داود - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١٥هـ -
١١٦. ابو عوانه، يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم بن زيد نيشاپوري (٢٣٠-٣١٦هـ/٨٤٥-٩٢٨ع) - المسند - بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٩٩٨ع -
١١٧. عینی، بدرالدين ابو محمد محمود بن احمد بن موسى بن احمد بن حسين بن يوسف بن محمود (٧٦٢-٨٥٥هـ/١٣٦١-١٤٥١ع) - عمدة القاري شرح على صحيح البخاري - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣٩٩هـ/١٩٧٩ع -
١١٨. ابن غطريف، محمد بن احمد الجرجاني (٣٧٧هـ) - جزء ابن غطريف - بيروت، لبنان: دار البشائر الاسلاميه، ١٤١٧هـ/١٩٩٧ع -
١١٩. فاكهي، ابو عبد الله محمد بن اسحاق بن عباس كمي (٢٧٢هـ/٨٨٥ع) - أخبار مكة في قديم الدهر وحديثه - بيروت، لبنان: دار خضر، ١٤١٤هـ -
١٢٠. فريابي، ابو بكر جعفر بن محمد بن حسن (٢٠٧-٣٠١هـ) - دلائل النبوة - مكة المكرمة، سعودي عرب: دار حراء، ١٤٠٦هـ -

۱۲۱. الفسوی، ابو یوسف یعقوب بن سفیان (۲۷۷ھ)۔ المعرفة والتاریخ۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء۔
۱۲۲. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷۶-۵۴۴ھ/۱۰۸۳-۱۱۴۹ء)۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العربی۔
۱۲۳. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷۶-۵۴۴ھ/۱۰۸۳-۱۱۴۹ء)۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ۔ ملتان، پاکستان: عبدالنواب اکیڈمی۔
۱۲۴. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷۶-۵۴۴ھ/۱۰۸۳-۱۱۴۹ء)۔ مشارق الأنوار۔ المکتبۃ العتیقۃ ودار۔
۱۲۵. ابن قانع، عبد الباقي (۲۶۵-۳۵۱ھ)۔ معجم الصحابة۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریہ، ۱۴۱۸ھ۔
۱۲۶. ابن قتیبہ، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد الدینوری (۲۱۳-۲۷۶ھ)۔ تأویل مختلف الحديث۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۲ء۔
۱۲۷. ابن قتیبہ، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد الدینوری (۲۱۳-۲۷۶ھ)۔ غریب الحديث۔ بغداد، عراق: مطبعة المعانی، ۱۳۹۷ھ۔
۱۲۸. ابن قدامہ، ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (۵۴۱-۶۲۰ھ)۔ إثبات صفة العلو۔ الكويت: الدار السنفیہ، ۱۴۰۶ھ۔
۱۲۹. القرشي، عبد اللہ بن محمد ابوبکر (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ التواضع والحمول۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

١٣٠. قرطبي، ابو عبد الله محمد بن احمد بن محمد بن يحيى بن مفرج أموي (٢٨٤-٣٨٠هـ/٨٩٧-٩٩٠ع) - الجامع لأحكام القرآن - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي -
١٣١. قزويني، عبدالكريم بن محمد الرافعي - التدوين في أخبار قزوين - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٩٨٧ع -
١٣٢. قضاعي، ابو عبد الله محمد بن سلامه بن جعفر (٤٥٤هـ) - مسند الشهاب - بيروت، لبنان: مؤسسة الرساله، ١٤٠٧هـ -
١٣٣. ابن كثير، ابو الفداء إسماعيل بن عمر (٧٠١-٧٧٤هـ/١٣٠١-١٣٧٣ع) - البداية والنهاية - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤١٩هـ/١٩٩٨ع -
١٣٤. ابن كثير، ابو الفداء إسماعيل بن عمر (٧٠١-٧٧٤هـ/١٣٠١-١٣٧٣ع) - تفسير القرآن العظيم - بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٤٠٠هـ/١٩٨٠ع -
١٣٥. كنانى، احمد بن ابى بكر بن إسماعيل (٧٦٢-٨٤٠هـ) - مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه - بيروت، لبنان، دار العربية، ٢٠٠٣هـ -
١٣٦. لاكائى، ابوقاسم هبة الله بن حسن بن منصور (م ٤١٨هـ) - شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة - الرياض، سعودى عرب، دار طيبة، ١٤٠٢هـ -
١٣٧. لاكائى، ابوقاسم هبة الله بن حسن بن منصور (م ٤١٨هـ) - كرامات أولياء الله ﷺ - الرياض، سعودى عرب، دار طيبة، ١٤١٢هـ -
١٣٨. ابن ماجه، ابو عبد الله محمد بن يزيد قزويني (٢٠٩-٢٧٣هـ/٨٢٤-٨٨٧ع) - السنن - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١٩هـ/١٩٩٨ع -
١٣٩. مالك، ابن أنس بن مالك رضي الله عنه بن ابى عامر بن عمرو بن حارث أصبجى (٩٣-٩٣٩هـ) -

- ۱۷۹ھ/۷۱۲-۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی،  
۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء۔
- ۱۴۰۔ ابن مبارک، ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸-۱۸۱ھ/۷۳۶-  
۷۹۸ء)۔ کتاب الزهد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- ۱۴۱۔ مبارک پوری، محمد عبد الرحمن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳-۱۳۵۳ھ)۔ تحفة  
الأخوذی فی شرح جامع الترمذی۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- ۱۴۲۔ ابو محاسن، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ خنفي۔ معتصر من المختصر من مشکل  
الانوار۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب۔
- ۱۴۳۔ الحاملي، حسین بن إسماعیل الضبی ابو عبد اللہ (۲۳۵-۳۳۰ھ)۔ أمالی  
المحاملي۔ دمام، اردن: دار ابن القيم، ۱۴۱۲ھ۔
- ۱۴۴۔ مروزی، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبد اللہ (۲۰۲-۲۹۴ھ)۔ تعظیم قدر  
الصلاة۔ مدینة منوره، سعودی عرب: مکتبه الدار، ۱۴۰۶ھ۔
- ۱۴۵۔ مروزی، احمد بن علی بن سعید الاموی (۲۰۲-۲۹۲ھ)۔ مسند أبي بكر رضی اللہ عنہ۔  
بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی۔
- ۱۴۶۔ مزى، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن  
علی (۶۵۴-۷۴۲ھ/۱۲۵۶-۱۳۴۱ء)۔ تحفة الأشراف بمعرفة  
الأطراف۔ ممبئی، بھارت: الدار القیمہ + بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی،  
۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔
- ۱۴۷۔ مزى، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن  
علی (۶۵۴-۷۴۲ھ/۱۲۵۶-۱۳۴۱ء)۔ تهذیب الکمال۔ بیروت، لبنان:  
مؤسسة الرسالة، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

١٤٨. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشيري النيسابوري (٢٠٦-٢٦١هـ/٨٢١-٨٧٥هـ) - الصحيح - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي -
١٤٩. مقدسي، عبد الغني بن عبد الواحد بن علي المقدسي، أبو محمد (٥٤١-٦٠٠هـ) - الأحاديث المختارة - مكة المكرمة، سعودي عرب: مكتبة النهضة الحديثة، ١٤١٠هـ/١٩٩٠ع -
١٥٠. مقدسي، عبد الغني بن عبد الواحد بن علي المقدسي، أبو محمد (٥٤١-٦٠٠هـ) - الأحاديث المختارة - فضائل بيت المقدس - شام: دار الفكر، ١٤٠٥هـ -
١٥١. مقدسي، عبد الغني بن عبد الواحد بن علي المقدسي، أبو محمد (٥٤١-٦٠٠هـ) - الترغيب في الدعاء - بيروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٣١٦هـ-١٩٩٥م -
١٥٢. مقدسي، عبد الغني بن عبد الواحد بن علي المقدسي، أبو محمد (٥٤١-٦٠٠هـ) - أطراف الغرائب والأفراد - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -
١٥٣. مقرئزي، ابو العباس احمد بن علي بن عبد القادر بن محمد بن ابراهيم بن محمد بن تميم بن عبد الصمد (٧٦٩-٨٤٥هـ/١٣٦٧-١٤٤١ع) - مختصر كتاب الوتر - أردن: مكتبة المنار، ١٤١٣هـ -
١٥٤. مناوي، عبدالرؤف بن تاج العارفين بن علي بن زين العابدين (٩٥٢-١٠٣١هـ/١٥٤٥-١٦٢١ع) - فيض القدير شرح الجامع الصغير - مصر: مكتبة تجارية كبرى، ١٣٥٦هـ -
١٥٥. ابن منده، ابو عبد الله محمد بن اسحاق بن يحيى (٣١٠-٣٩٥هـ/٩٢٢-١٠٠٥ع) - الإيمان - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤٠٦هـ -
١٥٦. ابن منذر، محمد بن ابراهيم النيسابوري ابو بكر، (٣١٨هـ) - الأوسط في السنن والإجماع والإختلاف - الرياض، سعودي عرب: دار طيبة، ١٤٠٥هـ -

۱۵۷. منزری، ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی بن عبداللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱ھ- ۶۵۶ھ/۱۱۸۵-۱۲۵۸ء)۔ الترغیب والترہیب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔
۱۵۸. ابن منظور، محمد بن کرم بن علی بن احمد بن ابی قاسم بن حنبلہ أفریقی (۶۳۰ھ- ۷۱۱ھ/۱۲۳۲-۱۳۱۱ء)۔ لسان العرب۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔
۱۵۹. نسائی، ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء۔
۱۶۰. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمن (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن الكبرى۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔
۱۶۱. نسائی، ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ عمل الیوم واللیلہ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔
۱۶۲. ابو نعیم، احمد بن عبداللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶ھ- ۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ تاریخ اصبهان۔ بیروت، لبنان: مکتبہ، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰-۱۹۹۰۔
۱۶۳. ابو نعیم، احمد بن عبداللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶ھ- ۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔
۱۶۴. ابو نعیم، احمد بن عبداللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶ھ- ۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ المسند المستخرج علی صحیح مسلم۔

بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ۱۹۹۶ء۔

۱۶۵۔ نمیری، ابوزید عمر بن شبہ البصری (۲۶۲ھ)۔ أخبار المدينة۔ بیروت، لبنان:

دار الكتب العلمية، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء۔

۱۶۶۔ نووی، ابوزکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام

(۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳-۱۲۷۸ء)۔ شرح صحیح مسلم۔ کراچی، پاکستان:

قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء۔

۱۶۷۔ نووی، ابوزکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام

(۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ ریاض الصالحین من کلام سید

الموسلین رضی اللہ عنہم۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۶۸۔ ہمام بن منبہ الصنعائی، (۱۳۲ھ)۔ صحیفہ ہمام۔ بیروت، لبنان:

مکتبہ، المکتب الاسلامی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۶۹۔ بیہقی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-

۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان:

دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۷۰۔ بیہقی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-

۱۴۰۵ء)۔ موارد الظمان إلى زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب

العلمیہ۔

۱۷۱۔ یحییٰ بن معین، ابوزکریا (۱۵۸-۲۳۳ھ)۔ التاریخ۔ دمشق، شام: دار المأمون

للتراث، ۱۴۰۰ھ۔

۱۷۲۔ ابویعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/

۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/

۱۹۸۴ء۔

۱۷۳۔ ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/  
۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المعجم۔ فیصل آباد، پاکستان: ادارہ العلوم الاثریہ  
۱۴۰۷ھ۔

۱۷۴۔ ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/  
۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المفارید۔ الکویت: مکتبہ دار الاقصیٰ، ۱۴۰۵ھ۔